پیشکش : النعمان سوشل میڈیا



مناقبِ ابی حنیفہؒ

مفتی علی معاویہ بہاری

مناقب ابی حنیفہؒ

افادت

علمائے اہل سنت

جمع وترتیب

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

فاضل مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

اس رسالہ میں امام ابو حنیفہؒ کے اُن مناقب کو جمع کیا گیا ہے جو مولانا انوار خورشید نے اپنی کتاب حدیث اور اہل حدیث میں نقل کیے ہیں اور ان پر مولانا داؤد ارشد غیر مقلد نے جو اعتراضات کیے تھے ان کے جوابات بھی ساتھ ساتھ نقل کر دیئے ہیں۔ امام صاحب کے مناقب میں یہ ایک تحقیقی رسالہ بن گیا ہے نیز امام صاحب کے علاوہ اور بہت سے محدثین کے حالات اس رسالے میں آ گئے ہیں۔

ناشر

احسان خان مکان C/124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

نام کتاب	مناقب ابی حنیفہؒ
جمع وترتیب	مفتی علی معاویہ بہاری
کمپوزنگ	ماہیر گرافکس 0300-0074745
صفحات	80
تاریخ طبع اول	فروری 2025ء
قیمت	-/200
تعداد	100

ضروری اعلان:

ہم نے اس کتاب میں اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو۔ مگر پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ ضرور درست کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین!!

احقر: علی معاویہ بہاری

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

قارئین کرام! بندہ نے اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، تمام ازواجِ مطہراتؓ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، سلف صالحینؒ کے صدقے اور اپنے والدین، تمام اساتذہ کی دعاؤں خصوصاً مرشدی ومولائی فخرِ سادات جناب پیر جی سید مشتاق علی شاہ صاحب دامت برکاتہم عالیہ کی خصوصی توجہ سے اس کتاب سے پہلے (۱) ثنائیات ابی حنیفہؒ (۲) روایات ابی حنیفہؒ (۳) دفاع ابی حنیفہؒ (۴) ثقاہتِ ابی حنیفہؒ (۵) عقائد ابی حنیفہؒ (۶) براۃ ابی حنیفہؒ (۷) امام اعظم ابوحنیفہؒ اور حافظ ابوبکر بن ابی شیبہؒ (۸) راحت القلب والعین فی تحقیق مسئلہ رفع یدین۔ یہ آٹھ کتابیں شائع کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میری ان کتابوں کو جو مقبولیت بخشی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے۔

اب یہ نواں رسالہ مناقبِ ابی حنیفہؒ کے نام سے تیار کیا ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ بھی اصل میں امام صاحبؒ کے دفاع میں ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں مقبول ومنظور فرمائے۔ آمین

علی معاویہ بہاری

امام ابوحنیفہؒ کے متعلق بشارت

حدیث:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص موقع پر حضرت سلیمان فارسیؓ کے سر پر دستِ مبارک رکھ کر پھر یہ ارشاد فرمایا کہ

لو كان الايمان عند الثريا لنا له رجال او رجل من هؤلاء (بخاری جلد۲ ص ۷۲۷، كتاب التفسير باب قوله وآخرين منهم لما يلحقوا بهم)

ترجمہ: ''اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ جائے تو کوئی مرد یا ایک مردان فارسی نسل کے لوگوں میں اس کو ضرور پالے گا۔''

(نویں صدی کے مجدد) امام جلال الدین سیوطیؒ (المتوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں کہ **اقول قد بشر صلى الله عليه وآله وسلم بالامام ابی حنيفة فی الحديث الذی اخرجه ابو نعيم فی الحلية عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو كان العلم بالثريا لتناوله رجل من ابناء فارس.**

''میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس حدیث میں امام ابوحنیفہؒ کی بشارت دی ہے جس کو ابونعیمؒ نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر علم ثریا میں بھی ہو تو لابدی ہے کہ ابناء فارس اس کو حاصل کریں گے۔ **(تبيض الصحيفة بمناقب الامام ابی حنيفه ص ۳.۴)**

نوٹ: یہ روایت حدیث کی کتابوں میں بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ نقل کی گئی ہے کسی میں ایمان، کسی میں دین، کسی میں علم کے الفاظ آتے ہیں۔ حدیث بہرحال صحیح ہے۔

(بحوالہ مقامِ ابی حنیفہ ص ۸۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) امام مالکؒ کا قول عبداللہ بن مبارکؒ کے حوالہ سے

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۲۸ پر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی سند سے امام مالکؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بزرگ آئے، جب وہ اُٹھ کر چلے گئے تو حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھے؟ حاضرین نے عرض کیا کہ نہیں (اور میں انہیں پہچان چکا تھا) فرمانے لگے۔

هذا ابو حنيفة العراقي لو قال هذه الاسطوانة من ذهب لخرجت كما قال لقد وفق له الفقه حتى ما عليه فيه كبير مؤنة.

(اخبار ابى حنيفة و اصحابه ص ٧٤، مصنف حسين بن على الصميرى المحدث)

یہ ابو حنیفہؒ ہیں عراق کے رہنے والے، اگر یہ کہہ دیں کہ یہ ستون سونے کا ہے تو ویسا ہی نکل آئے انہیں فقہ میں ایسی توفیق دی گئی ہے کہ اس فن میں انہیں ذرا مشقت نہیں ہوئی۔

اعتراض:

اس قول پر مولانا داؤد ارشد غیر مقلد نے کچھ اعتراض کیے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت من گھڑت اور باطل ہے (دیکھئے حدیث اور اہل تقلید، ج ۱، ص ۴۷)

اس اعتراض کے کئی جواب ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر ۱:

یہ قول من گھڑت نہیں اس کی باقاعدہ سند موجود ہے مولانا انوار خورشید نے اس کو خطیب

بغدادی کے استاذ امام صیمریؒ کی کتاب سے نقل کیا ہے اور صیمری نے اس کو اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

اس قول کی سند یہ ہے:

قد روی الامام الحافظ المحدث الفقیه المؤرخ القاضی أبو عبد الله الحسین بن علی لصیمری الحنفی قال اخبرنا عمر بن ابراهیم قال ثنا مکرم قال ثنا ابن مغلس قال ثنا الحمانی قال ثنا ابن المبارك قال کنت عند مالك بن انس الخ

(اخبار ابی حنیفةؒ و اصحابه للصمیریؒ ص ٧٤، طبع دار الکتب العربی بیروت، مناقب موفق المکیؒ، ج٢، ص ٢٦. ٢٧)

سند کی تحقیق

پہلا راوی:

(١)......اس سند کا پہلا راوی امام ابوعبداللہ الصمیری الحنفیؒ المولود ٣٥١ھ المتوفی ٤٣٦ھ ہے۔ یہ مشہور امام فقیہ و محدث حنفی ہے۔ ائمہ نے ان کو کان احد الفقهاء المذکورین من العراقیین حسن العبادة جید النظر و کان صدوقا، وافر العقل جمیل المعاشرة عارفا بحقوق اهل العلم، القاضی العلامة الحنفی و کان من کبار الفقهاء المناظرین صدوقا وافر العقل النقیه احد ائمة الحنفیة ببغداد، و کان ثقة صاحب حدیث و کان اماما الحنفیة ببغداد و کان قاضیا عالما خیرا و له مجلد ضخم فی اخبار ابی حنیفة واصحابه، قرار دیا ہے۔

(تاریخ بغداد للخطیب ج ٦ ص ٢٠٥، سیر اعلام النبلاء للذهبی ج ١١، ص ٣٤٠، العبر للذهبی ج ١، ص ٤٥٣، الجواهر المضیئة للحافظ القرشی ج ١، ص ٢١٤ وغیره)

دوسرا راوی:

(٢)......امام عمر بن ابراہیم المقری ولادت ٣٠٠ھ وفات ٣٩٠ھ ہے۔ یہ مشہور امام و

محدث ہیں۔ ائمہ نے ان کو "الامام المقری المحدث المعمر وھو ثقة وکان لا بأس به" قرار دیا ہے۔

(تاریخ بغداد للخطیب ج ۹ ص ۲۰۳، سیر اعلام النبلاء للذھبی ج ۱۰، ص ۶۲۸، ۶۲۹، العبر للذھبی ج ۱، ص ۳۹۷، وغیرہ)

تیسرا راوی:

(۳) ...... امام مکرم بن احمد القاضی البزار وفات ۳۴۵ھ ہے۔ یہ مشہور امام ومحدث ہے۔ ائمہ نے ان کو "القاضی المحدث البغدادی وکان ثقة" قرار دیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۱۰، ص ۲۹۰، العبر للذھبی ج ۱، ص ۳۳۶، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۱۵۳، وغیرہ)

چوتھا راوی:

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام جبارۃ بن المغلس الحمانیؒ المتوفی ۲۴۱ھ مختلف فیہ راوی ہے۔ بعض ائمہ نے ان پر جرح کی ہے تو بعض ائمہ نے ان کی تعدیل وتوثیق بھی فرمائی ہے ہیں مثلاً ...... امام ابن نمیرؒ، امام عثمان بن ابی شیبہؒ، امام ابو حاتم الرازیؒ، امام ابو داؤدؒ، امام محمد بن عبیدؒ، امام صالح جزرۃؒ، امام نصر بن احمد البغدادیؒ، امام الاثرمؒ، امام مسلمہ بن قاسمؒ وغیرہم نے صدوق وکان رجلا صالحا، واوثق وثقة ان شاء الله قرار دیا ہے۔ (تہذیب لابن حجر ج ۱، ص ۳۵۸۔۳۵۹)

اور امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: جبارۃ بن المغلس الحمانی الشیخ المعمر المحدث......وقال ایضاً. وجبارۃ من المغلس وھو صدوق.

(دیکھئے سیر اعلام النبلاء ج۸، ص ۹۴، العبر للذھبی ج۱، ص ۲۶۹)

اگر آپ کی جرح مان بھی لیں پھر بھی یہ روایت درجہ حسن کی ہے اور درجہ حسن کی روایت عند الجمھور احتجاج میں صحیح کی طرح حجت ہے۔

(الباعث الحثیث لابن کثیر ص ۱۷، شرح نخبة الفکر لابن حجر ص ۴۲)

پانچواں راوی:

پانچواں راوی الحمانی ہے اس کا نام احمد بن الصلت الحمانی ہے وفات ۳۰۸ھ یہ امام فقیہ و محدث اور مشہور حنفی ہیں۔ اولاً امام احمد الحمانی الحنفی کا جرم یہ ہے کہ اس نے امام ابوحنیفہؒ کے مناقب پر کتاب لکھی ہے۔ اس لیے امام دارقطنی شافعی و امام ابن عدی شافعی اور امام محمد بن ابی فوارس وغیرہم نے ان پر جرح کی ہے۔ ورنہ ائمہ فقہاء و محدثین حنفیہ وغیرہم نے ان کی تعدیل اور بوجہ قبول روایت توثیق فرمائی ہے۔ مثلاً...... امام ابوجعفر طحاویؒ، امام ابو محمد الحارثی بخاریؒ، امام ابوعبداللہ الصیمریؒ، امام موفق المکیؒ، امام محمد بن محمود الخوارزمیؒ، امام ابو عبداللہ الذہبیؒ، امام ابوالحجاج المزیؒ، امام مغلطائیؒ، امام قرشیؒ، امام محمد الکردیؒ وغیرہم کما لا یخفی علی اہل العلم۔

امام احمد بن الصلتؒ کا علمی مقام

امام احمد الحمانی نے فقہ حنفی امام بشر بن الولید القاضی الکندی الحنفیؒ م ۲۳۸ھ تلمیذ ابی یوسف القاضی الحنفیؒ م ۱۸۲ھ سے اخذ کی ہے۔

(دیکھئے الجواہر المضیئہ للحافظ القرشی ج ۱ ص ۶۹)

امام حمانیؒ نے امام ثابت بن محمد الزاہدؒ، امام بشر القاضیؒ، امام ابونعیم الکوفیؒ، امام ابوعبید القاسم بن سلامؒ، امام ابن معینؒ، امام علی بن المدینیؒ، امام مسلم بن ابراہیمؒ، امام محمد بن عبداللہ بن نمیرؒ، امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ، امام بشیر بن الحارثؒ، امام عفان بن مسلمؒ، وغیرھم من المحدثین الثقات سے سماع حدیث کی ہے۔

اور امام احمد الحمانیؒ سے روایت نقل کرنے والے امام مکرم بن احمد القاضیؒ، امام ابوعمرو بن السماک، امام محمد بن عمر الجعابیؒ وغیرھم من المحدثین ہیں۔

دیکھئے تاریخ بغداد للخطیب ج ۴ ص ۵۴، میزان للذہبی ج ۱ ص ۱۶۷۔

امام حافظ، محدث، ناقد عبدالقادر القرشیؒ نے امام احمد بن الصلت الحمانی کا ترجمہ نقل کیا

ان کوالفقیہ تفقه علی بشر بن الولید الکندی وحدث عن ابی نعیم الفضل بن دکین، وغیرہ کی تصریح فرمائی مگر جرح کو نقل نہیں کیا یعنی رد کر دیا۔

دیکھئے الجواہر المضیہ للقرشی، ج۱، ص۶۹۔

ثانیاً......امام احمد الحمانی الحنفیؒ فقیہ و محدث ہیں اور یہ اصحاب حنفیہ میں سے ہیں۔ کما لایخفی علی اهل العلم.

اور اصول جرح و تعدیل کے لحاظ سے بعض جارحین کی جرح دشمنی، عداوت، اختلافِ مذہبی، اور تعصب وغیرہ پر مبنی ہے جو کہ باطل و مردود اور قابلِ التفات ہی نہیں ہے کیونکہ بتصریح امام الجرح والتعدیل الناقد ابن معینؒ، محدثین امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحابؒ کے متعلق افراط کرتے ہیں۔ (جامع بیان العلم لابن عبدالبر ج۲، ص۱۸۲)

اور بتصریح امام ابن عبدالبر المالکیؒ بعض اصحاب الحدیث یعنی محدثین امام ابوحنیفہؒ کی برائی بیان کرنے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں۔ (جامع بان العلم ج۲، ص۱۸۲)

نیز فرمایا و اما سائر اهل الحدیث فهم کالاعداء لابی حنیفة واصحابه (الانتقاء لابن عبدالبر ص۳۳۱) میں تو یہاں تک لکھا ہے تمام اہل حدیث یعنی محدثین سب امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے متعلق دشمنوں کی طرح ہیں۔

اور یاد رہے کہ اصول جرح و تعدیل کا قاعدہ ہے کہ عداوت وغیرہ پر مبنی جرح مردود غیر مقبول ہے۔

(جامع بیان العلم ج۲، ص۱۸۶، ۱۸۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، میزان الذہبی ج۱، ص۱۳۹، هدی الساری لابن حجر ص۵۵۰، الرفع والتکمیل ص۴۲۹۔۴۰۹ وغیرہ)

تنبیہ: امام احمد الحمانی الحنفیؒ امام مالک کے اس قول کو روایت کرنے میں منفرد نہیں ہیں بلکہ "من طریق أخری عن الشافعی" یہی متن و مفہوم سنداً صحیح ثابت ہے۔

(تاریخ بغداد ج۱۳، ص۳۳۷، وفی نسخۃ ج۱۱، ص۲۴۱)

فلهذا بالتحقیق والیقین امام احمد الحمانی الفقیه الحنفی رحمه الله صدوق ومقبول ہے ان پر جرح عداوتِ مذہبی، تعصب وحسد پر مبنی ہے جو کہ باطل ومردود ہے۔

چھٹا راوی:

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ہیں۔ یہ بھی ثقہ ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے شاگرد ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ کے استاذ ہیں۔ صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔ کتاب الجہاد، کتاب الزہدان کی مشہور کتابیں ہیں۔

ساتویں راوی خود امام مالکؒ ہیں۔ یہ بھی ثقہ ہیں۔

ہم نے اس قول کی سند کے مکمل رواۃ کی توثیق ثابت کردی ہے۔

جواب ثانی:

اگر بالفرض اس قول کی سند ضعیف بھی ثابت ہو جائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ فضائل میں تو ضعیف روایت بھی عند الفقهاء والمحدثین مقبول ہے۔ مثلاً...... امام سفیان ثوریؒ، امام ابن المبارکؒ، امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، ابن ابی العوامؒ، امام یحییٰ بن محمد النیسابوریؒ، امام ابوعبداللہ الحاکمؒ، امام ابوبکر البیہقیؒ، امام ابوعبداللہ الصیمریؒ، امام ابوبکر الخطیبؒ، امام ابن عبدالبرؒ، امام موفق بن احمد المکیؒ، امام محمد بن محمود الخوارزمیؒ، امام ابوزکریا النوویؒ، محقق ابن تیمیہ، امام تقی الدین السبکیؒ، امام ابوعبداللہ الذہبیؒ، امام ابوالحجاج المزیؒ، امام مغلطائیؒ، امام ابن الہمامؒ، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ، امام ابوبکر السیوطیؒ، امام عبدالوہاب الشعرانیؒ، امام ابن حجر المکیؒ، امام محمد البزاریؒ، امام ابن عابدین الشامیؒ، علامہ محمد زاہد الکوثریؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ وغیرہم نے اس اصول کو بیان فرمایا ہے۔

(الكفايه فى علم الرواية، ص ١٣٤، تدريب الراوى ج ١، ص ٢٥٢، مستدرك حاكم، ج١، ص ٦٦٦، دلائل النبوة للبيهقى، ج١، ص ٣٢، فضائل ابى حنيفه لابن ابى العوام واخبار ابى حنيفه للصيمرى، الانتقاء لابن عبد

المبر، مناقب موفق المكی، مقدمه جامع المسانید للخوارزمی، مقدمه مسلم للنووی ص۲۱، تقریب مع التدریب للنووی ج ۱، ص ۲۵۱، فتاویٰ ابن تیمیه ج ۱۸، ص ٦٥، شفاء السقام للسبکی ص ۱۰. ۱۱، مناقب ابی حنیفه للذهبیٰ، تهذیب الکمال للمزی، ج ۱۹، ص ۱۰۷، الاکمال للمغلطائی ج ......ص......، فتح القدیر لابن الهمام، ج۱، ص ۲۱۸. ۳۰۳، تهذیب الابن حجر ج ۵ ص ۵۲۹، تدریب الراوی ج۱، ص ۲۵۳، تبییض الصحیفة للسیوطی، میزان الکبریٰ للشعرانی ج۱، ص ٦۸، الخیرات الحسان لابن حجر مکی، مناقب کردری، در مختار للشامی ج ۱، ص ۲۵۳، قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۵)

انوار خورشید نے بھی اس قول کو امام صاحب کے فضائل ہی میں نقل کیا ہے۔ فلہٰذا آپ کا یہ اعتراض باطل و مردود ہے۔

(۲) امام مالکؒ کا قول امام شافعیؒ کے حوالہ سے

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہلِ حدیث ص ۲۸ پر حضرت امام شافعیؒ کی سند سے امام مالکؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۲) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپؒ نے فرمایا۔

قیل لمالك بن انس هل رأیت ابا حنیفة؟ قال نعم رأیت رجلا لو کلمك فی هذه الساریة.ان یجعلها ذهبا لقام بحجته.

(ابوبکر بن احمد بن علی الخطیب البغدادی، تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۳۷)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے ابوحنیفہ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں دیکھا ہے وہ ایسے شخص تھے کہ اگر تم سے اس ستون کے سونا ثابت کرنے کے دلائل بیان کریں تو وہ ضرور اپنی حجت میں کامیاب رہیں۔

اعتراض:

اس قول پر مولانا داؤد ارشد غیر مقلد نے اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ روایت مدح

نہیں اور اس پر امام ابو حاتم رازی کا تبصرہ نقل کیا اور کہا کہ امام ابو حاتم نے امام مالکؒ کے قول کی جو سند درج کی ہے وہ مختصر اور صحیح ہے۔ (حدیث اور اہل تقلید ج ۱ ص ۴۷)

جواب اول:

انوار صاحب نے اس قول کو تاریخ بغداد سے نقل کیا ہے۔ تاریخ بغداد میں جو اس کی سند ہے وہ ٹھیک ہے اور داؤد ارشد نے جس سند کا ذکر کیا ہے کہ وہ درست نہیں ہے وہ اور ہے ہم یہاں پر تاریخ بغداد والے قول کی مکمل تحقیق پیش کرتے ہیں۔

سند کی تحقیق:

(۱)......امام ابو بکر الخطیب البغدادی الشافعیؒ ولادت ۳۹۲ھ وفات ۴۶۳ھ:

یہ مشہور امام شافعیؒ المذہب تھے ائمہ نے ان کو الحافظ الکبیر الامام المحدث الشام والعراق وکان من کبار الشافعیة وکان ثقة حافظا متقنا متحریا مصنفا قرار دیا ہے۔

دیکھئے! (تذکرۃ الحفاظ الذہبی ج ۳، ص ۲۲۱ تا ۲۲۷، سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۱۱، ص ۵۱۲ تا ۵۲۲)

تنبیہ:

امام ابو بکر خطیب بغدادیؒ نے واضح تصریح کی ہے کہ غیر مجتہد کے لیے تقلید فرض ہے، ولانه لیس من أهل الاجتهاد وکان فرضه التقلید......الخ الفقیه والمتفقه للخطیب ج ۲ ص ۶۶، قافلۂ حق شمارہ نمبر ۳، ۲۳، ۱۴۲۹ھ)

غیر مقلدین کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اپنے فتویٰ پر (تقلید شرک حرام بدعت و ناجائز ہے) غور کریں۔

(۲)......امام ابو بکر احمد بن محمد البرقانی الخوارزمی الشافعیؒ ولادت ۳۳۶ھ وفات ۴۲۵ھ

یہ مشہور امام شافعی المذہب تھے۔ ائمہ نے ان کو الامام الحافظ شیخ الفقهاء

والمحدثين الشافعی شیخ بغداد الامام العلامة الفقیه الحافظ الثبت شیخ الفقهاء والمحدثین سمع من ابی العباس ابن حمدان بخوارزم وکان ثقة ورعا ثبتا فهما، قرار دیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۱۸۳ تا ۱۸۵، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۱، ص ۲۵۰ تا ۲۵۲)

(۳) ...... امام ابوا العباس بن حمدان النیسابوری ثم الخوارزمیؒ ولادت ۲۷۳ھ وفات ۳۵۶ھ وفی روایۃ وفات ۳۶۰ھ:

یہ مشہور امام ومحدث ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام الحافظ النیسابوری محدث خوارزم، محدث خوارزم، سکن خوارزم الزاهد من ورعه واجتهاده وکان ورعا فی معاملاته کبیر القدر لو کان حافظ القرآن عارفا بالحدیث والتاریخ والرجال والفقه، قرار دیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۱۰، ص ٤٤٦. ٤٤٧، العبر للذهبی ج ۱، ص ۳۵۸، تاریخ الاسلام للذهبی ج ۲٦، ص ۱۵۳)

(۴) ...... امام محمد بن ایوب ابوعبداللہ البجلی الرازیؒ ولادت ۲۰۰ھ وفات ۲۹۴ھ:

یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الحافظ المحدث الثقة المعمر المصنف البجلی الرازی ثقة وهو محدث ابن محدث، وجمع وصنف وکان ثقة قرار دیا ہے۔ یہ ثقہ بالاجماع ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۲٤۷. ۲٤۸، العبر للذهبی ج ۱، ص ۲٦۵)

(۵) ...... امام احمد بن الصباح ابن ابی سریج النشلی ابوجعفر الرازی وفات ۲۴۱ھ.

یہ صحیح بخاری وغیرہ کا راوی ہے۔ ائمہ نے ان کو الحافظ العالم ابو جعفر الرازی ثقة صدوق وکان ثقة ثبتا احد اصحاب الحدیث قرار دیا ہے یہ ثقہ بالاجماع ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۱، ص ۳۲۵، ۳۲۶، تہذیب لابن حجر، ج ۱، ص ۳۲)

(٦) ... امام محمد بن ادریس الشافعیؒ ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ.

یہ مشہور امام ہیں اور صحیح بخاری معلقاً، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو

الامام العلم جبر الامة صدوق (الحافظ) و کان شابا مفهما و سید الفقهاء وفقیه البدن صدوق ثقة قرار دیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ للذھبی ج۱،ص ۲۶۵ ،تہذیب لابن حجر ج ۵،ص۲۰ تا ۲۳)

(۷)......امام مالک بن انس المدنیؒ ولادت ۹۳ھ وفات ۱۷۹ھ:

یہ مشہور امام ہیں۔صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ائمہ نے ان کو الامام الحافظ فقیه الامة شیخ الاسلام المدنی الفقیه امام دار الهجرة هو شیخ الاسلام حجة الامة رأس المتقنین و کثیر المثبتین قرار دیا ہے اور یہ ثقہ ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ج۱،ص۱۵۴، سیر اعلام النبلاء ج۶،ص ۳۰۳،تقریب لابن حجر ج ۲ص ۵۶۵)

فائدہ:یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔اور امام احمد الحمانی الحنفیؒ کے متن کے موافق ہے۔یہ متابعت صحیحہ ہے۔

جواب ثانی:

جناب داؤد غیر مقلد صاحب آپ نے ابن ابی حاتم رازیؒ کی جس روایت کو نقل کیا ہے اس کی سند تاریخ بغداد میں یوں ہے۔روی الامام ابوبکر الخطیب بسنده الی اخبرنا علی بن عبد العزیز البرذعی اخبرنا ابو محمد عبد الرحمن بن ابی الحاتم الرازی حدثنا ابی حدثنا ابن ابی سریح قال سمعت الشافعیؒ یقول سمعت مالك بن انس و قیل له تعرف ابا حنیفة فقال نعم

(آداب الشافعی ومناقبہ ص۲۱۲، تاریخ بغداد ج ۱۳،ص ۴۰۱ ، بحوالہ حدیث اور اہل تقلید ج۱،ص۷۵)

جہالت علمی:

جناب داؤد صاحب اخبرنا ابو محمد سے مراد امام ابو حاتم رازی نہیں ہیں بلکہ ان

کے بیٹے عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم الرازی ہیں۔ کیونکہ ابو محمد کنیت عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازیؒ کی ہے اور ابو حاتم کنیت محمد بن ادریس الحنظلی رازیؒ کی ہے۔ آپ نے بیٹے کو والد بنا دیا ہے۔

جواب ثالث:

اولاً...... خطیب بغدادیؒ کی سند میں ایک راوی علی بن عبدالعزیز البرذعیؒ ہیں۔ گو اس کو خطیبؒ نے ثقہ کہا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کی بھی تصریح کی ہے کہ یہ **احد الصالحین ترك الدنیا عن مقدرة و اشتغل بالعبادة** کہ یہ صوفی، تارک دنیا، عبادت میں مشغول رہتا تھا یعنی کٹر صوفی تھا۔ (تاریخ بغداد ج ۱۰، ص ۲۴، رقم ۶۳۹۷)

اور صوفیاء و صالحین کے متعلق آپ کے ہیلپر جناب یحییٰ گوندلوی صاحب مرحوم نے بڑی تفصیل سے لب کشائی فرمائی ہے، مثلاً ...... صوفیاء حضرات کے مختلف قسم کے نظریات کے اجتماع سے ایک نئے مذہب نے جنم لیا جو اسلام سے کم اور غیر مذاہب سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے (ضعیف اور موضوع روایات ص ۵۱) نیز لکھتے ہیں کہ اگر ان صوفیاء کے اعتقادات پر نظر ڈالیں تو آپ کو گندگی کا بہت بڑا ڈھیر نظر آئے گا (ایضاً ۵۲)

نیز لکھتے ہیں ان حضرات کی موضوع روایات کا دائرہ عقائد اور عبادات میں ترغیب و ترغیب تک ہے۔ یہ لوگ ثواب سمجھ کر روایات وضع کرتے تھے (ایضاً) نیز لکھتے ہیں کہ وضع حدیث میں وہ سبقت لے گئے ہیں۔ ان کی کتابوں میں من گھڑت روایات زیادہ ہیں (ایضاً) نیز لکھتے ہیں کہ حدیث وضع کرنے والے کئی قسم کے لوگ ہیں ان میں سب سے زیادہ نقصان دہ وہ لوگ ہیں جو زہد کی طرف منسوب ہیں۔ یہ لوگ وضع حدیث کا دھندہ کارِ خیر سمجھ کر کرتے تھے (ایضاً ص ۵۳)

نیز لکھتے ہیں کہ ''عقائد میں خرابی اور شرک و بدعات کا جو رواج ان کے ذریعہ ہوا ہے یا ہو رہا ہے وہ دوسرے واضعین سے نہیں ہوا (ایضاً)

نیز لکھتے ہیں ائمہ کے حوالہ سے کہ آپ صالحین کو حدیث میں بہت جھوٹ بولنے والے پائیں گے۔(ایضاً ص ۵۴)

نیز لکھا ہے کہ ''جھوٹ ان کی زبانوں پر بے ساختہ جاری ہو جاتا ہے وہ عمداً ایسا نہیں کرتے۔(ایضاً)

نیز لکھا ہے کہ جب تم حدیث کی سند میں کسی زاہد راوی کو دیکھو تو اس حدیث سے اپنے ہاتھ دھولو۔(ایضاً، ص ۵۵)

جواب رابع:

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم الرازی الشافعیؒ جن کی ولادت ۲۴۰ھ وفات ۳۲۷ھ ہے۔ جبکہ امام مالک بن انسؒ کی پیدائش ولادت ۹۳ھ وفات ۱۷۹ھ میں ہے۔ امام ابو محمد ابن ابی حاتم رازیؒ کی پیدائش امام مالکؒ کی وفات کے تقریباً اکسٹھ سال بعد ہوئی ہے اور اسی طرح امام ابو حنیفہؒ کی وفات کے نوے سال بعد میں ابن ابی حاتم رازیؒ کی پیدائش ہوئی۔ کیا ابن ابی حاتم رازیؒ نے امام مالکؒ سے یہ بات خود سنی ہے جبکہ امام ابن ابی حاتم رازی شافعیؒ المذہب نے اس روایت کا متن بھی متغیر کیا ہے۔ حالانکہ دیگر طرق میں یہ خاص الفاظ موجود نہیں ہیں کما صرح الامام الحافظ المحدث الناقد الکوثری رحمه الله اقول هذا تفسير من ابن ابی حاتم بعد تغيره المتن وقد سبق من الخطيب فی (۳۳۸)ان مالكا قال نعم رأت رجلا لو كلمك فی هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام بحجته اه و لفظ ابن ابی سريج بسنده إلی مالك علی ما رواه ابو محمد بن حيان عن ابی العباس الجمال نعم رأيت رجلا لو نظر الی هذه السارية وهی من الحجارة فقال انها من ذهب اقام بحجته ومثله فی طبقات الفقهاء لابی اسحاق الشيزازی اه۔(تانیب الخطیب ص ۱۱۴).

خلاصہ:

امام ابن ابی حاتم رازی شافعیؒ نے مخالفت مذہبی کی وجہ سے یہ جرح کی ہے اور قدح

والے الفاظ بنائے ہیں۔ ورنہ امام مالکؒ کے یہ الفاظ مدح وثناء کے ہی ہیں نہ کہ قدح کے۔

جواب خامس:

جو روایت ہم نے تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۴۷ سے پیش کی ہے۔

اولاً ......اس کی سند میں ابن ابی حاتم رازیؒ نہیں ہے جو کہ داؤد غیر مقلد کا واضح جھوٹ ہے۔

ثانیاً......اور نہ ہی وہ کلام جس میں امام صاحبؒ کی قدح کا پہلو نکلتا ہے جو کہ تعصب مذہبی پر مبنی ہے اس میں موجود ہے لہٰذا یہ داؤد غیر مقلد کا دوسرا واضح ترین جھوٹ ہے۔

(۳) امام شافعیؒ کا قول

مولانا انوار خورشید نے ''حدیث اور اہل حدیث ص ۲۹'' پر امام شافعیؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من اراد ان يعرف الفقه فليلزم ابا حنيفة و اصحابه فان الناس كلهم عيال عليه في الفقه. (تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۴۶)

جو شخص فقہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کو لازم پکڑے کیونکہ تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کے خوشہ چین ہیں۔

اعتراض:

اس روایت پر جناب دواؤد ارشد غیر مقلد نے لکھا کہ اس کی سند میں ایک راوی وہی احمد الحمانی کذاب ہے اور اس میں خیر سے ایک راوی زکریا بن عبدالرحمٰن مجہول ہے۔

(حدیث اور اہل تقلید، ج ۱، ص ۵۷)

جواب۔

ہم پہلے اس قول کی سند کی تحقیق پیش کرتے ہیں۔

سند کی تحقیق:

(۱)......امام علی بن المحسن ابوالقاسم التنوخیؒ ولادت ۳۶۵ھ وفات ۴۴۷ھ:

وکان متحفظا فی الشھادۃ محتاطا صدوقا فی الحدیث القاضی العالم المعمر التنوخی صدوقا فی الحدیث.

(تاریخ بغداد ج ۱۰، ص ۸۶۔۸۷، سیر اعلام النبلاء ج ۱۱، ص ۳۶۲)

(۲)......امام محسن بن علی التنوخیؒ ولادت ۳۲۷ھ وفات ۳۸۴ھ:

کان سماعہ صحیحا وکان ادیبا شاعرا اخباریا. القاضی العلامۃ البصری الادیب صاحب التصانیف وکان اخباریا متفننا وکان سماعہ صحیحا ہیں۔ (تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۱۰۵، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۶۵۶)

(۳)......امام محمد بن احمد بن حمدانؒ ولادت ۲۷۳ھ وفات ۳۵۶ھ:

یہ ثقہ ہیں ان کی توثیق وتعدیل اور ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔ امام محمد بن احمد کی کنیت ابو العباس ہے۔

(۴)......**امام احمد بن الصلت الحمانیؒ:**

الفقیہ المحدث مظلوم الحنفی صدوق عند الفقھاء و المحدثین الحنفیہ وغیرھم ......ان کا ترجمہ بھی پہلے گزر چکا ہے تفصیل وہاں پر دیکھیں۔

(۵)......امام ابوعبید القاسم بن سلام البغدادیؒ ولادت ۱۵۷ھ وفات ۲۲۴ھ:

یہ مشہور امام فقیہ ومحدث ہیں ائمہ نے ان کو **الامام الحافظ المجتھد والامام المجتھد البحر الفقیہ صاحب المصنفات ثقۃ مامون ثقۃ امام جبل وکا دینا فاضلا عالما فقیھا صاحب سنۃ** قرار دیا ہے اور یہ ثقہ بالاجماع ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۵۹۳، تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵، تہذیب لابن حجر، ج ۴، ص ۵۱۷ تا ۵۱۹)

(٦)......امام محمد بن ادریس الشافعیؒ:

ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے، آپؒ ثقہ ہیں۔ اس روایت کے تمام رواۃ کے صحیح ہونے کی وجہ سے یہ روایت سنداً مقبول ہے۔

جواب ثانی:

امام شافعیؒ سے امام ابوحنیفہؒ کی مدح وثنا کئی اسانید سے مروی ہے۔ مثلاً......(۱)......قد روی الامام الحافظ المحدث القاضی ابو القاسم ابن ابی العوام المصری قال حدثنی احمد بن علی بن الحسن بن شعیب المداینی یقول سمعت اسمعیل بن یحیی المزنی یقول سمعت الشافعی محمد بن ادریس یقول الناس عیال علی ابی حنیفة فی الفقه. (فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام قلمی ص ۱۷)

(۲)......روی الامام ابن ابی العوام قال سمعت محمد بن محمد بن الأشعث الکوفی یقول سمعت یونس بن عبد الأعلی یقول سمعت الشافعی یقول ما طلب احد الفقه الا کان عیالا علیٰ ابی حنیفة (ایضاً)

(۳)......روی الامام ابوبکر الخطیب قال أخبرنا أبو نعیم الحافظ حدثنا محمد بن ابراهیم بن علی قال سمعت حمزة بن علی البصری یقول سمعت الربیع یقول سمعت الشافعی یقول الناس عیال علیٰ ابی حنیفة فی الفقه. (تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۳۴۶)

(۴)......روی الإمام أبو بکر الخطیب قال أخبرنا ابو طاهر محمدبن علی بن محمد بن یونس الواعظ اخبرنا عبید الله بن عثمان بن یحیی الدقاق حدثنا إبراهیم بن محمد بن احمد ابو اسحق البخاری حدثنا عباس بن عبد العزیز ابو الفضل القطان حدثنا حرملة بن یحییٰ قال سمعت محمد بن ادریس الشافعیؒ یقول الناس علی هؤلاء الخمسة ممن وفق له الفقه.

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۳۴۶، مناقب کردری ج ۱، ص ۱۰۶)

فلهذا امام شافعیؒ سے امام ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء بل صرح الامام الکوثری تواتر عن الشافعی...... الخ (تانیب الخطیب، ص ۱۳۷)

فلهذا امام شافعیؒ کے نزدیک امام اعظم ابوحنیفہؒ ثقه صدوق ہیں۔

جواب ثالث: امام حافظ، محدث، ثقہ محمد بن محمد کردریؒ نے ما رأیت احدا افقه منه کے الفاظ، حافظ، محدث، فقیہ، ناقد ابومحمد الحارثی البخاریؒ کے طریق سے نقل کیے ہیں۔

(مناقب کردری، ج۱، ص۹۰)

امام شافعی رحمہ اللہ کا دوسرا حوالہ

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے تھے۔

مارایت احدا افقه منه.

میں نے ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔ (مناقب کردری، ج۱، ص۹۹)

(۴)......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا حوالہ

مولانا انوار خورشیدؒ نے حدیث اور اہل حدیث ص ۲۹-۳۰ پر امام احمد بن حنبلؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۴) حضرت ابوبکر مروزیؒ فرماتے ہیں، میں نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لم یصح عندنا ان ابا حنیفة قال القراٰن مخلوق.

ہمارے نزدیک یہ بات ثابت نہیں کہ ابوحنیفہؒ نے قرآن کو مخلوق کہا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ الحمدللہ اے ابوعبداللہ (یہ امام احمدؒ کی کنیت ہے) ان کا تو علم میں بڑا مقام ہے، فرمانے لگے۔

سبحان الله هو من العلم والورع والزهد وایثار الدار الآخرة بمحل لا یدرک فیه احدٌ. (مناقب ذہبی، ص ۲۷)

سبحان اللہ وہ تو علم، ورع، زہد اور عالم آخرت کو اختیار کرنے میں اس مقام پر ہیں جہاں کسی کی رسائی نہیں۔

اعتراض:

جناب داؤد صاحب نے لکھا ہے کہ یہ سند حسن درجہ کی ہے اور لفظ الحمد لله یا ابا عبد الله هو من العلم بمنزلة الخ بلا سند ہونے کی وجہ سے بے اصل ہے۔

(حدیث اور اہل تقلید ج۱ ص۷۶)

جواب: اس قول کی سند تاریخ بغداد میں موجود ہے اور وہ اس طرح ہے۔

سند کی تحقیق:

(۱)......امام ابوبکر الخطیبؒ:

ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

(۲)......امام الحسن بن محمد الخلال ابومحمد ولادت ۳۵۲ھ وفات ۴۳۹ھ:

یہ وکان ثقة له معرفة وتنبه وخرج المسند على الصحيحين وجمع ابوابا و تراجم كثيرة الامام الحافظ المجدد محدث العراق ہیں۔

(تاریخ بغداد ج۶ ص۱۲۴، سیر اعلام النبلاء، ج۱۱، ص۳۲۷)

(۳)......امام علی بن عمر والحریریؒ ولادت ۲۹۲ھ وفات ۳۸۰ھ:

ثقة مستور احسن المذهب وكان ثقة ہیں۔ (تاریخ بغداد ج۱۰ ص۱۷)

(۴)...... امام علی بن محمد ابو القاسم القاضی النخعی المعروف بابن کاس ولادت ......ھ وفات ۳۲۴ھ:

یہ كان ثقة فاضلا عارفا بالفقه على مذهب ابى حنيفة ويقرى القرأة و كان من المتقدمين فى الفقه من الكوفيين الثقات وكان مقدما فى علم ابى حنيفة ومقدما فى علم الفرائض وان ابا القاسم بن كاس الفقيه ہیں۔

(تاریخ بغداد ج۱۰ ص۵۳۔۵۴، الجواہر المضیئہ ج۱ ص۳۷۱)

(۵)......امام ابوبکر احمد بن محمد المروزیؒ ولادت ۲۰۰ھ وفات ۲۷۵ھ:

یہ الامام القدوة الفقیه المحدث شیخ الاسلام نزیل بغداد وصاحب الامام احمد ولازمه وکان اجل اصحابه هو المقدم من اصحاب احمد لورعه و فضله وکان اماما فی السنة شدید الاتباع له جلالة عجیبة ببغداد، وکان اماما فی الفقه و الحدیث کثیر التصانیف ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص۹۷-۹۸، العبر للذہبی ج۱، ص۲۴۷)

(۶)...... امام احمد بن محمد بن حنبل الذهلی ثم الشیبانی المروزی ثم البغدادیؒ ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۱ھ:

یہ ائمہ اربعہ میں چوتھے امام ہیں اور صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو شیخ الاسلام وسید المسلمین فی عمرة الحافظ الحجة واحد الائمة ثقة حافظ فقیه حجة قرار دیا ہے اور آپ ثقہ ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ج۱، ص۱۵، تقریب لابن حجر، ج۱، ص۲۰)

فلہٰذا مذکورہ روایت صحیح ہے جبکہ داؤد صاحب نے بھی اس کو حسن تسلیم کیا ہے اور یاد رہے کہ لفظ فقلت الحمد لله یا ابا عبد الله هو من العلم بمنزلة ...... الخ امام ذہبیؒ جیسے محدث اور ناقد کے سامنے بروایتِ مناقب ابی حنیفہؒ علی بن کاس انہی الفاظ کے ساتھ روایت پہنچی ہے اور انہوں نے لکھی ہے ورنہ امام ذہبیؒ کو جھوٹا اور مدرج قرار دینا پڑے گا معاذ اللہ اور یہ الفاظ بھی ثابت ہی ہیں مثلاً...... یہ لفظ امام علی بن کأس النخعی م ۳۲۴ھ نے مناقب ابی حنیفہؒ میں روایت کیے ہیں۔ اور یہ تو ثقہ، محدث اور حافظ ہیں اور امام دار قطنیؒ کا استاد ہے۔ (عقود الجمان الدمشقی ص۱۹۳)

اب تو داؤد ارشد غیر مقلد کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مذکورہ الفاظ صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں اور باسند ہیں۔

جواب ثانی:

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب وعقیدہ یہ تھا کہ جو شخص قرآن مجید کو مخلوق سمجھے وہ بدعتی، فاسق و کافر ہے اور اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ مثلاً (۱) روی الامام ابن ابی العوام بسنده الی سمعت ابا یوسف یقول سمعت أبا حنیفة یقول (قدم) علینا من هذا الوجه صنفان کافران الجهمیة والتشبهة یعنی من خراسان.

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام)

(۳)...... روی الامام ابوبکر البیهقی بسنده الی محمد بن سایق یقول سئلت ابا یوسف فقلت أکان ابی حنیفة یقول القراٰن مخلوق قال معاذ الله ولا انا اقوله فقلت أکان یری رأی جهم فقال معاذ الله ولا انا اقوله (قال البیهقی) رواته ثقات.

(الاسماء والصفات للبیهقی ج ۱، ص۳۸۸، وفی نسخه ص ۲۵۱)

(۴)......روی الإمام البیهقی بسنده الی ابی یوسف القاضی یقول کلمت ابا حنیفة رحمه الله تعالٰی سنة جرداء فی ان القراٰن مخلوق ام لا فاتفق رأیه ورأیی علی ان من قال القراٰن مخلوق فهو کافر قال ابو عبد الله (الحاکم) رواة هذا کلهم ثقات. (ایضاً)

(۴)...... روی الامام ابوبکر الخطیب البغدادی بسنده الٰی بشر بن الولید قال سمعت ابا یوسف القاضی یقول: قال ابو حنیفة صنفان من شر الناس بخراسان الجهمیة و المشبة وربما قال والمقاتلیة وفی روایة حدثنا یحیٰی بن عبد الحمید الحمانی عن ابیه قال: سمعت ابا حنیفة یقول جهم بن صفوان کافر. (تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۲۶۵)

جو امام قرآن پاک کے مخلوق کہنے والے کو کافر قرار دیتا ہو ان کی طرف اس قول کی نسبت

کرنا گویا کہ ان پر بہتان لگانا ہے۔

(۵)......امام سفیان بن عینیہؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۰ پر امام سفیان بن عینیہ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۵) حضرت سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

مَا مَقَلَتْ عَيْنِىْ مِثْلَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

میری آنکھ نے ابو حنیفہؒ کی مثل نہیں دیکھا۔ (مناقب الامام ابی حنیفہ لذہبی، ص ۲۷)

اعتراض:

جناب داؤد ارشد غیر مقلد نے لکھا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن مرجعابیؒ، رافضی فاسق ہے اور دوسری روایت کی سند میں عبد اللہ بن محمد الحلوانی مجہول راوی ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ مفہوماً۔ (حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۷۶)

جواب اول:

جناب داؤد ارشد غیر مقلد نے امام محمد بن عمر جعابی پر رافضی و فاسق ہونے کی جرح کی ہے لیکن اس کے کئی جواب ہیں۔

اولاً: یہ جرح اس کی ثقاہت و عدالت اور حفظ و صدق کو متاثر نہیں کرتی۔ خصوصاً رافضی تو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے سخت مخالف ہیں اور ان پر جرح کرتے ہیں۔ دیکھئے کتب شیعہ۔

اگر امام محمد بن عمر رافضی ہو کر امام اعظم ابو حنیفہؒ کی مدح میں روایت بیان کرتا ہے تو بطریقِ اولیٰ مقبول ہوگی کہ رافضی ہو کر بھی امام صاحبؒ کی تعریف کرتا ہے۔

ثانیاً: بعض ائمہؒ نے ان کی توثیق و تعدیل بھی بیان فرمائی ہے۔ مثلاً **كان احد الحفاظ الموجودين، لم ير في البغداد يبين احفظ منه، وكان اماما في المعرفة بعلل الحديث و ثقات الرجال والتواريخ لم يبقه في زمانه من**

يتقدمه فی الدنیا، الحافظ وصنف الكتب و كان عديم المثل فی حفظه الحافظ البارع العلامۃ، ولا رأیت فی اصحابنا احفظ من ابی بکر الجعابی، اور یہ چار لاکھ احادیث کے حافظ تھے اور چھ لاکھ احادیث کا مذاکرہ کرتے تھے و کان یحفظ من هذا قریبا مما یحفظ من الحدیث المسند الذی یتفاخر الحفاظ بحفظه قرار دیا ہے۔

(تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۴۰۲ تا ۴۰۵، العبر للذہبی ج ۱، ص ۳۵۰، تذکرۃ الحفاظ ج ۳، ص ۹۲ تا ۹۴، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۳۸۲ تا ۳۸۹، وغیرہ)

اور یاد رہے کہ امام ذہبیؒ نے خود میزان میں ان الفاظ سے ان کی توثیق وتعدیل کی ہے مثلاً ابو بكر الجعابی الحافظ من ائمة هذا الشأن ببغداد و کان احد الحفاظ المجودين اور ائمہ سے بھی ان کی توثیق وتعدیل نقل فرمائی ہے۔

(میزان الاعتدال ج ۳، ص ۶۳۸ تا ۶۳۹) وللہ الحمد

جواب ثانی:

امام سفیان بن عیینہؒ م ۱۹۸ھ سے امام ابو حنیفہؒ کی مدح وثناء (جو کہ تعدیل وتوثیق ہوتی ہے) کئی اسانید سے مروی ہے۔ مثلاً...... قال اقعد فی الحديث ابو حنيفة الخ

(فضائل ابی حنیفہ واخبارہ لابن ابی العوام ص ۳۵ قلمی) اخبار ابی حنیفہ للصمیری ص ۷۵، الانتقاء لابن عبد البر، ص ۱۹۹، مناقب موفق المکی، مناقب کردری وغیرہ)

(۲)......و قال كان ابو حنيفة اكثر الناس صلٰوة و اعظمهم امانة واحسنهم مروة.

(فضائل ابی حنيفة ص ۳ قلمی، الانتقاء ص ۲۰۰، تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۵۱، عقود الجمان ص ۲۰۳، مناقب موفق المکی، مناقب کردری وغیرہ)

(الانتقاء ص ۱۹۹)

(۳)......وقال الفقيه ابو حنيفةؒ. (الانتقاء ص ۱۹۹)

فلہٰذا امام ابن عیینہؒ نے امام ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء، تعدیل وتوثیق فرمائی ہے اور مذکورہ اعتراض باطل ومردود ہے۔ وللہ الحمد

امام سفیان بن عیینہؒ کا دوسرا حوالہ

آپ یہ بھی فرماتے تھے۔

العلماء ابن عباس فی زمانه والشعبی فی زمانه و ابو حنيفة فی زمانه والثوری فی زمانه.

علماء تو یہ تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں، امام شعبی رحمہ اللہ اپنے زمانے میں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اپنے زمانے میں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ اپنے زمانے میں۔

(اخبار ابی حنیفةؒ واصحابہ محدث صمیریؒ ص ۷۶، حدیث اور اہل حدیث ص ۲۰)

اعتراض:

اس کی سند میں عبداللہ بن الحلوانی مجہول ہے۔ (حدیث اور اہل تقلید ج ۱ ص ۷۶)

جواب:

امام عبداللہ بن محمد الحلوانیؒ مجہول نہیں بلکہ معروف امام ہیں۔ ان سے ابوالعلاء الواسطیؒ، الصیمریؒ، التنوخیؒ، احمد بن علی التوزیؒ، الازہریؒ، العتیقیؒ، وغیرھم نے روایت کی ہیں۔

(تاریخ بغداد ج ۸، ص ۱۹۲)

(۶) امام یزید بن ہارونؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۰۔ ۳۱ پر امام یزید بن ہارون کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۶) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

كان ابو حنيفة تقيا نقيا زاهدًا عالمًا صدوق اللسان احفظ اهل زمانه

سمعت کل من ادرکته من اهل زمانه یقول انه ما رأی افقه منه.

ابوحنیفہ پرہیزگار، پاکیزہ صفات، زاہد، عالم، زبان کے سچے، اور اپنے اہل زمانہ میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے، میں نے ان کے معاصرین میں سے جتنے لوگوں کو بھی پایا سب کو یہی کہتے سنا کہ اس نے ابوحنیفہؒ سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔

اعتراض:

مولانا داؤد ارشد صاحب کا اس قول کی سند پر یہ اعتراض ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی احمد بن عطیہ ہیں جو مجہول ہیں۔

جواب اول:

جناب داؤد ارشد صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام احمد بن عطیہؒ مجہول نہیں ہیں بلکہ یہ درحقیقت امام احمد بن محمد بن مغلس ہیں۔مثلاً:

(۱)......**قال الامام ابی بکر الخطیب: احمد بن الصلت بن المغلس ابو العباس الحمانی وقیل احمد بن محمد بن الصلت ویقال احمد بن عطیة.** اھ (تاریخ بغداد ج۴، ص۲۰۷)

(۲)......**قال الحافظ القرشی: احمد بن الصلت وقیل احمد بن محمد بن الصلت ویقال احمد بن عطیة.**

(الجواھر المضیئه للحافظ القرشی، ج۱، ص ۶۹)

جناب داؤد صاحب یہ آپ جیسے اہل علم کی نظر میں ہی مجہول ہو سکتے ہیں ورنہ اہلِ علم کے نزدیک مشہور امام، فقیہ ہیں اور فقہاء و محدثین حنفیہؒ وغیرہم کے ہاں صدوق اور مقبول ہیں جیسا کہ ہم نے بحوالہ ان کی نشاندہی کی ہے۔اور یہ یاد رہے کہ مخالفین و متعصبین وغیرہم کی جرح اصول کے لحاظ سے مردود ہے۔

جواب ثانی:

امام یزید بن ہارون الواسطیؒ ولادت ۱۱۸ھ وفات ۲۰۶ھ:

یہ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔اور ثقہ ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ للذھبی ج۱، ص ۲۳۱ ۲۳۲، سیر اعلام النبلاء ج ۷، ص ۲۰۲ وغیرہ)

ان سے کئی اسانید سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی ثناء و مدح ،توثیق وتعدیل ثابت ہے۔مثلاً

(۱)......قال یزید بن ھارونؒ ادرکت ألف رجل من الفقھاو کتبت عن اکثرھم ما رأیت فیھم افقہ ولا اورع ولا احلم من خمسۃ أولھم ابو حنیفۃ. (فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام ص ٦ تا ۹)

(۲)......وقال: (ابو حنیفۃ) افقہ. (فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام ص ۱٦ تا ٦۰، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲٤۳)

(۳)......وقال: ادرکت الناس فما رأیت احدا اعقل ولا افضل ولا اورع من ابی حنیفۃً.

(اخبار ابی حنیفۃؒ للصمیریؒ ص ۳۰، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۵۸)

(۷)......امام یحییٰ بن سعید القطانؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۱ پر امام یحییٰ بن سعید القطان کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وانہ واللہِ لَأَعْلَمُ ھذِہِ الْأُمَّۃِ بِمَا جَاءَ عَنِ اللہِ ورسولہ.

واللہ ابوحنیفہ اس امت میں خدا اور اس کے رسول سے جو کچھ وارد ہوا ہے اس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔(مقدمہ کتاب التعلیم،ص۱۳۴)

محدث کبیر حضرت مولانا عبدالرشید نعمانیؒ نے بھی اس قول کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔مولانا عبدالغفار ذہبیؒ اپنے ایک قلمی مضمون میں لکھتے ہیں۔

(۸)......اخرجہ مسعود بن شیبۃ السندي عن یحیی بن سعید القطان

قال: انه (یعنی ابا حنیفة) واللہ لا علم هذه الامة بما جاء عن اللہ و رسوله.

(مقدمہ کتاب التعلیم لعلامۃ مسعود بن شیبہ السندیؒ حوالہ امام ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۱۶۷ از محدث نعمانیؒ ، مقام ابی حنیفہؒ از امام اہلِ سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، ص ۱۱۴)

اعتراض:

جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ اس اس روایت کی سند میں مسعود بن شیبہ السندی راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔ لہٰذا یہ روایت قبول نہیں۔ (حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۷۷)

جواب اول:

امام مسعود بن شیبہ سندیؒ مجہول نہیں ہیں بلکہ ان کا تذکرہ امام حافظ محدث ناقد عبد القادر القرشیؒ ولادت ۶۹۹ھ وفات ۷۷۵ھ نے شیخ الاسلام عماد الدین السندیؒ کے الفاظ سے کیا ہے۔ (الجواهر المضیئه، ج۲، ص ۱۶۹)

امام قاسم بن قطلو بغا الحنفیؒ م ۸۷۹ھ نے ان کا ترجمہ یعنی مسعود بن شیبہ عماد الدین شیخ الاسلام کے الفاظ سے بیان کیا ہے (تاج التراجم فی طبقات الحنفیہ ، ص ۷۷)

جناب داؤد صاحب کیا آپ کے نزدیک جو شیخ الاسلام ہو وہ مجہول ہوتا ہے۔

جناب داؤد صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن سعید القطانؒ ولادت ۱۲۰ھ وفات ۱۹۸ھ نے امام اعظم ابو حنیفہؒ تابعی کوفی کی ثناء و مدح (جو کہ تعدیل و توثیق ہوتی ہے) کئی اسانید صحیحہ سے فرمائی ہے مثلاً......(۱)... قال احمد بن محمد البغدادی سمعت یحیی بن معین یقول. سمعت یحیی بن سعید (القطان) یقول واللہ لو اکذب اللہ انا ربما سمعت.

(مناقب کردری، ج ۱، ص ۹۰)

(۲)... الکلمة السنة فنأخذ بما قال یحیٰی بن معین یعنی من رأی ابی حنیفة. (معرفۃ الرجال لابن معین ص ۳۸ ، مناقب کردری ج ۱، ص ۴۳)

(۳)......قال الامام ابراهیم بن عبد الله بن الجنید البغدادی سمعت یحیٰی بن معین یقول سمعت یحیٰی بن سعید یقول: انا لا اکذب الله ربما بلغنا الشیء من قول ابی حنیفة نستحسنه فأخذ به. (سوالات ابن الجنید ص ۲۵۱)

(۳)......قال الامام یحیٰی بن معین سمعت یحیٰی بن سعید القطان یقول: اذا استحسنت والله الشیء من قول أبی حنیفة اخذت به، وفی روایة لا نکذب، والله ربما استحسنا الشیء من قول ابی حنیفة فنذهب الیه و قال مرة اخری ربما سمعنا بالشئ من رأی ابی حنیفة فاستحسناء فاخذنابه، وقال یحیٰی: وکان یحیٰی بن سعید یذهب فی الفتوی إلی مذهب الکوفیین.

(فضائل ابی حنیفہ واخبارہ لابن ابی العوام ص ۲۵، ۵۸، جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۲، ص ۱۸۳، الانتقاء لابن عبد البر، ص ۲۰۳۔۲۰۴، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۴۶، سیر اعلام النبلاء ج ۵، ص ۵۳۷، مناقب موفق المکی، ج ۲، ص ۳۰، ۳۱)

(۴)......قال یحیی بن معین سمعت یحیٰی بن سعید القطان یقول: لا نکذب الله ما سمعنا احسن من رائی ابی حنیفة ولقد اخذنا باکثر اقواله قال یحیٰی بن معین: وکان یحیٰی بن سعید یذهب فی الفتوی الی قول الکوفیین ویختار قوم من اقوالهم ویتبع رأیه من بین اصحابه.

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۴۶، مناقب موفق المکی، ج ۲، ص ۳۰، ۳۱، مناقب کردری ج ۱، ص ۸۹)

امام الجرح والتعدیل یحیٰی بن سعید القطان البصری جو صحاح ستہ کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں اور مذہباً اہل سنت والجماعت حنفی ہیں۔ بتصریح امام الجرح والتعدیل یحیٰی بن معین الحنفیؒ وکان یحیٰی بن سعید القطان یفتی یقول ابی حنیفة.

(اخبار ابی حنیفةؒ للصمیریؒ ص ۱٤۹، سنده صحیح، تاریخ بغداد ج ۱۲، ص ۲۷، تذکرة الحفاظ ج۱، ص ۲۲٤، العبر ج ۱، ص ۱٦۳، الجواهر المضیئة للقرشی ج ۱، ص ۲٤٦ مناقب کردری، ج۱، ص ۸۹)

فلہٰذا امام یحییٰ بن سعید القطان حنفیؒ نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء اورتوثیق وتعدیل فرمائی ہے اور مذکورہ اعتراض باطل ومردود ہے۔

(۸)......امام یحییٰ بن معینؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۱۳۱ پر امام یحییٰ بن معین کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۸) سید الحفاظ حضرت یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے ایک باران کے شاگرد احمد بن محمد بغدادی نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق ان کی رائے دریافت کی تو آپ نے فرمایا۔

عَدْلٌ ثِقَةٌ ما ظَنُّكَ بِمَنْ عَدَّلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٌ.

سراپا عدالت ہیں، ثقہ ہیں ایسے شخص کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جس کی ابن مبارک اور وکیع نے توثیق کی ہے۔(مناقب ابی حنیفہ کردری، ص ۱۰۱)

اعتراض:

مولانا داؤد ارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں کہ اور اس کی سند درج نہیں ہے اور بلا سند بات قابل حجت نہیں ہوا کرتی۔ الغرض یہ روایت من گھڑت اور باطل ہے۔

(حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۷۷)

جواب اول:

امام ابو حفص عمر بن محمد النسفی الحنفیؒ ولادت ۴۶۱ھ وفات ۵۳۷ھ۔

یہ بڑے مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو، العلامة المحدث وهو مصنف وكان صاحب فنون الف في الحديث والتفسير و الشروط، الحافظ الحنفي، امام فقيه فاضل عارف بالمذهب والادب صنف التصانيف في الفقه

والحدیث...... الخ قرار دیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲ ص ٤١٥، العبر للذهبی ج ۲، ص ۸۳، التحبیر للسمعانی ج۱، ص ۲۳۵)

انہوں نے امام اعظمؒ کے مناقب پر کتاب تصنیف فرمائی ہے اور یقیناً اس کی سند بھی بیان فرمائی ہوگی لیکن وہ کتاب ہمارے پاس نہیں ہے۔ تو کیا جو سند ہمیں معلوم نہ ہو تو اس کو من گھڑت و باطل قرار دیا جائے گا۔ ہرگز نہیں امام نسفیؒ خصوصاً اور امام کردریؒ وغیرہ عموماً اس روایت کو قبول کرتے ہیں جو اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کما لا یخفی علی اہل العلم۔

جواب ثانی:

جناب داؤد صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ سید الحفاظ و امام الجرح والتعدیل یحیٰ بن معین الحنفی ولادت ۱۵۸ھ وفات ۲۳۳ھ جو کہ صحاح ستہ کے ثقہ راوی ہیں اور حنفی المذہب ہیں دس لاکھ حدیثوں کے حافظ ہین بلکہ بتصریح حافظ الذہبی غالی قسم کے حنفی ہیں، مثلاً **قال الذهبی فان ابن معین و كان من الحنفية الغلاة فی مذهبه و ان كان محدثاً.** (الرسالہ فی الرواۃ الثقات للذہبی ص ۸۰)

وقال الذهبی قلت قد كان ابو زكريا رحمه الله حنفيا فی الفروع.

(سیر اعلام النبلا، ج ۸ ص ۵۳)

قال یحیٰی بن معين القرأة عندى قرائة حمزة و الفقه فقه الى حنيفة على هذا ادركت الناس. (مناقب موفق المکی ج ۲ ص ۱۳۱، مناقب کردری، ج ۱ ص ۹۰)

ان سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء تعدیل وتوثیق کئی اسانید صحیحہ سے ثابت ہے۔

مثلاً: (۱) **قال جعفر بن محمد قلت ليحيیٰ بن معين يا ابا زكريا كان ابو حنيفة يكذب قال كان ابو حنيفة انبل من أن يكذب.**

(فضائل ابی حنيفة لابن ابی العوام ص ۳۳، الكامل لابن عدی، ج ۷، ص

(٢٤٧٦

(٢)......قال احمد بن محمد البغدادی وسمعت یحیی بن معین یقول: کان ابو حنیفة لا بأس به و کان لا یکذب قال و سمعت یقول مرة أخریٰ ابو حنیفة عندنا من اهل الصدق ولم یتهم بالکذب. سنده صحیح

(معرفة الرجال لابن معین ص ۷۹، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۹۵)

(۳)......قال جعفر بن ابی عثمان: سمعت یحیی وسئلته عن ابی یوسفٰ وابی حنیفة فقال ابو یوسف اوثق منه فی الحدیث، قلت فکان ابو حنیفة یکذب، قال: کان انبل فی نفسه من ان یکذب.

(تاریخ بغداد، ج۱۱، ص ۲۹۵، تاریخ الثقات لابن شاهین، ص ۳۳۲، ۳۳۳، جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۸۳، مناقب کردری، ج ۱، ص ۹۱) سنده صحیح

(۴)......حدثنا عباس بن محمد الدوری قال سمعت یحیی بن معین یقول: وقال له رجل ابو حنیفة کذاب، قال: کان ابو حنیفة انبل من ان یکذب کان صدوقا الخ

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۹۵، جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۸۲، مختصراً، مناقب کردری ج ۱، ص ۹۱)

(۵)......قال محمد بن سعد العوفی سمعت یحیی بن معین یقول: کان ابو حنیفة: ثقة لا یحدث بالحدیث الا ما یحفظ ولا یحدث بما لا یحفظ...... الخ

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۱۹۵، سنده صحیح، مناقب کردری ج ۱، ص ۲۲۰، تهذیب لابن حجر، ج ۵، ص ۶۳۰)

(۶)......قال یحییٰ بن معین واما ابو حنیفة فقد حدث عنه قوم صالحونٰ

فقيل له فابو حنيفة كان يصدق في الحديث قال: نعم صدوق سنده صحيح. (اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۸۰، جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۸۳)

(۷)......قال يحيٰی بن معين: الفقهاء أربعة ابو حنيفة و سفيان و مالك و الاوزاعي.

(اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۸۰، سندہ جید، مناقب موفق المکی ج ۲ ص ۶۵، مناقب کردری ج ۱، ص ۱۱۶)

(۸)......قال الامام احمد سمعت يحيٰی بن معين يقول وهو يسئل عن ابی حنيفة اثقة هو في الحديث فقال: نعم ثقة ثقة، كان والله اور ع من ان يكذب وهو اجل قدرا من ذالك و في رواية كان ابو حنيفة ثقة صدوقا في الحديث والفقه مامونا على دين الله.

(مناقب موفق المکی ج ۱، ص ۱۹۲، اخبار ابی حنیفۃ للصمیری ص ۸۰، مناقب کردری ج ۱، ص ۱۱۶، ۲۲۰)

(۹)......حدثنا عبد الله بن احمد بن ابراهيم الدورقي قال سئل يحيى بن معين وانا اسمع عن ابی حنيفة فقال: ثقة ما سمعت احدا ضعفه هذا شعبة بن الحجاج يكتب اليه ان يحدث ويأمره وشعبة شعبة سنده صحيح.

(الانتقاء لابن عبدالبر، ص ۱۹۷)

(۱۰)......حدثنا عباس بن محمد الدوری قال سمعت يحيى بن معين يقول: اصحابنا (يعني اصحاب الحديث) يفرطون في ابی حنيفة و اصحابه فقيل له أكان ابو حنيفة يكذب فقال: كان انبل من ذالك. سنده جيد.

(جامع بیان العلم لابن عبدالبر، ج ۲، ص ۱۸۲)

فلہٰذا امام یحییٰ بن معین سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی توثیق و تعدیل اور مدح وثنا کرتے ہیں اور تواتر کے مقابلے میں چند ایک متعصبین کی گھڑی ہوئی

روایتیں مردود و غیر مقبول ہیں اور ہم نے الحمدللہ سید الحفاظ امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین سے سند اصحیح توثیق وتعدیل اور مدح ثابت کر دی ہے جو کہ مطلوب و مقصود ہے۔

(۹)......امام اہل بلخ حضرت خلف بن ایوبؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۱، ۳۲ پر امام یحییٰ خلف بن ایوب کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۹)......امام اہل بلخ حضرت خلف بن ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

صار العلم من الله تعالى إلى محمد صلى الله عليه وسلم ثم صار الى اصحابه ثم صار إلى التابعين، ثم صار الى ابى حنيفة واصحابه فمن شاء فليرض ومن شاء فليسخط.

اللہ تعالیٰ سے علم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا، آپ کے بعد آپ کے صحابہ کو، صحابہ کے بعد تابعین کو، پھر تابعین سے امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کو ملا اس پر چاہے کوئی خوش ہو یا ناراض۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۳۶)

اعتراض:

جناب داؤد صاحب نے خلف بن ایوب کو ضعیف مرجئی اور محمد بن خلف بن رجاء و محمد بن سلمہ کو غیر عادل یعنی مجہول قرار دیا ہے مفہوماً۔ (حدیث اور اہل تقلید، ج ۱، ص ۷۷)

جواب اول:

امام خلف بن ایوب ابو سعید العامری البلخی الحنفی ولادت ۱۳۶ھ وفات ۲۰۵ھ:

یہ صحیح ترمذی کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کی توثیق وتعدیل کی ہے۔ مثلاً (۱) امام ابن سعدؒ المتوفی ۲۳۰ھ ذکرہ فی الفقهاء والمحدثين وقال: خلف بن ايوب يكنى أبا سعيد من اهل بلخ وقد روى عنه. (طبقات ابن سعد ج ۷، ص ۱۰۰-۱۰۶)

(۲)......امام احمد بن حنبل المتوفیٰ ۲۴۱ھ: قال عبد اللہ فلما حدثنی بحدیثه عن معمر قلت له (ای احمد) فقال انما احفظ عنه حفظا.

(تہذیب لابن حجر ج ۲ ص ۸۹)

(۳)......امام ابن حبان المتوفیٰ ۳۵۴ھ: ذکره فی الثقات وقال یروی عن معمر بن راشد روی عنه ابو معمر القطیعی وابو کریب.

(کتاب الثقات لابن حبان ج ۸، ص ۲۲۷)

(۴)......امام حاکمؒ، المتوفیٰ ۴۰۵ھ: و قال فقیه اهل بلخ و زاهدهم تفقه بابی یوسف و ابن ابی لیلیٰ.

(تاریخ نیشا پور للحاکم بحواله تهذیب لابن حجرؒ، ج ۲، ص ۸۹)

(۵)......امام ابو یعلیٰ الخلیلی، المتوفیٰ ۴۴۶ھ: قال خلف بن ایوب البلخیؒ صدوق مشهور، کان یوصف بالستر والصلاح والزهد وکان فقیها علی رأی الکوفیین. (الاشاد للخلیلی، ج......ص......تہذیب ج ۲، ص ۹۰)

(۶)......امام موفق بن احمد المکیؒ المتوفیٰ ۵۶۸ھ: وقال قلت خلف بن ایوب کان من بلخ ...... وکان ازهد اهل زمانه واعبدهم وقدم علی عبد الله بن المبارك فعانقه واکرمه وقال ما اشبه سیماه بسیما اهل الجنة، وقال حماد بن سلمة: ما احسن سمعت هذا الرجل وهدیه ما قدم علینا من خراسان خیر منه قلت (ای المکی) خلف بن ایوب امام اهل بلخ وقد ذکرنا نبذا من فضائله.

(مناقب موفق المکی ج ۲ ص ۶۱-۱۲۷)

(۷)......امام ابوعبداللہ الذہبی المتوفیٰ ۷۴۸ھ: قال احد الفقهاء الاعلام ببلخ قلت ذا علم و عمل الامام المحدث الفقیه مفتی المشرق البلخی الحنفی الزاهد عالم اهل بلخ تفقه علی القاضی ابی یوسف...... مفتی اهل بلخ صاحب ابی یوسف وکان زاهدا قدوة البلخی الفقیه ثقة. کان مفتی بلخ

وزاهدها.

(میزان الاعتدال الذهبی ج۱، ص ٦٤٠، سیر اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۳۱۰، ۳۱۱، العبر للذهبی ج۱، ص ۱۸۳، الکاشف للذهبی ج۱، ص ۲۳۷)

(۸)......امام ابوعبدالقادری القرشیؒ المتوفی ۷۷۵ھ: وقال البلخی کان من اصحاب محمد وزفر ان خلف بن ایوب اظهر علمه بصلاحه وزهده وذکره ابن حبان فی الثقات. (الجواهر المضیه ص ۱۵۱. ۱۵۲)

(۹)......امام ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ: نقله عن الأئمة فقیه اهل بلخ و زاهد هم صدوق مشهور کان یوصف بالستر والصلاح والزهد وکان فقیها علی رأی الکوفیین. (تہذیب لابن حجر ج ۲، ص ۸۹-۹۰)

(۱۰)......امام قاسم بن قطلو بغا الحنفی المتوفی ۸۷۹ھ: وقال خلف بن ایوب من اصحاب محمد و زفر. (تاج التراجم، ص ۲۷)

(۱۱)......امام ابن العماد الحنبلیؒ المتوفی ۱۰۸۹ھ: وقال مفتی اهل بلخ ابو سعید خلف بن ایوب العامری صاحب ابی حنیفة وکان زاهدا قدوة.

(شذرات الذهب لابن العماد الحنبلی، ج ۲ ص ۱۲٤) وغیره

جناب داؤد صاحب جمہور کے مقابلے میں امام ابن معینؒ کی جرح غیر مقبول ہے۔ ثقہ صدوق اور فقیہ راوی سے اعراض آپ جیسے ہی کر سکتے ہیں۔ ورنہ اللہ کا ارشاد یہ ہے یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین. الآیه

لہٰذا آپ کا اعتراض باطل و مردود ہے۔

جواب ثانی:

جناب داؤد صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام محمد بن سلمہ بلخیؒ مشہور امام و محدث و فقیہ ہیں۔ ائمہ نے ان کا ذکر کیا ہے مثلاً امام محمد بن سلمة ابو عبد الله البلخی الفقیه المحدث ولادت ۱۹۱ھ وفات ۲۷۸ھ قال الامام الحافظ

المحدث عبد القادر القرشي محمد بن سلمة الفقيه ابو عبد الله افقههم، ابو عبد الله الفقيه البلخي.

(الجواهر المضيئه للقرشي، ص ۲۲۱ ۲۲۲، الفوائد البهية ص ۱۶۸)

انہوں نے مسندابی حنیفہ بھی لکھی ہے۔دیکھئے

(تاريخ نسف، مناقب موفق المكي ج ۲ ص ۱۶۳، مناقب كردرى ج۱، ص ٤٠، الجواهر المضيئه للقرشي، ص ۲۳۲)

لہٰذا یہ مشہور امام فقیہ اور محدث ہیں اور آپ کا اعتراض مردود ہے۔

تنبیہ: امام خلف بن ایوب حنفی نے فرمایا لو أن رجلا لا تميز عندى قلد ابا حنيفة و جعله إماما فيما بينه وبين ربه رجوت النجاة له.

(كشف الاستار للبخارى حارثي، مناقب ابى حنيفة للنسفي، مناقب موفق المكي ج ۲، ص ۱۶۲، ۱۲۷، مناقب كردرى ج ۱، ص ۳۷)

(۱۰)......محدث عبداللہ بن داوٗد الخریبیؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۲ پر امام عبداللہ بن داوٗد الخریبی کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۱۰) محدث......عبداللہ بن داوٗد الخریبی فرماتے ہیں۔

ما يعيب ابا حنيفة الا احد رجلين جاهل لا يعرف فضل قوله او حاسد لم يقف على علمه فحسده.

حضرت امام ابوحنیفہ کی عیب گوئی دو آدمیوں میں سے ایک کے سوا کوئی نہیں کرتا، یا تو جاہل شخص جو آپ کے قول کا درجہ نہیں جانتا یا حاسد جو آپ کے علم سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے حسد کرتا ہے۔(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص ۷۹)

اس روایت کی سند اس طرح ہے۔

روی الامام الحافظ المحدث الفقیه المؤرخ القاضی ابو عبد اللہ الحسین بن علی الصیمریؒ ولادت ۳۵۱ ھ، وفات ۴۳۶ھ قال اخبرنا احمد بن محمد الصیرفی قال ثنا محمد بن احمد المسکی قال ثنا علی بن محمد بن کاس قال ثنا محمد بن محمود الصیدلانی قال ثنا محمد بن شجاع قال: قال عبد اللہ بن داؤد ما یعیب ابا حنیفۃ الا احد رجلین، جاھل لا یعرف فضل قولہ او حاسد لو یقف علی علمہ فحسدہ.

(اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ للصیمریؒ ص ۷۹)

اعتراض:

جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں ایک راوی محمد بن شجاع بغدادی حنفی ہے۔ عقیدہ کے لحاظ سے جہمیہ تھا۔ بدعتی اور ہوائے نفس کا پجاری تھا۔ یہ وضاع کذاب و بدمذہب تھا۔ اور دوسرا راوی محمد بن محمود الصید لانی مجہول ہے۔ تیسرا راوی احمد بن صیدفی بھی مجہول ہے۔ (حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۷۹)

محمد بن شجاع بغدادی پر جرح کا جواب

جواب اول:

امام محمد بن شجاع الثلجی الحنفی البغدادیؒ ولادت......ھ وفات ۲۶۶ھ:

یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کی تعدیل و توثیق بھی کی ہے۔ مثلاً (۱) قال الامام احمد بن کامل القاضی ولادت......ھ وفات ۳۵۰ھ، ابو عبد اللہ محمد بن شجاع الثلجی فقیہ العراقیین فی وقتہ.

(تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۹۸، میزان الاعتدال ج ۳، ص ۵۵۳، تہذیب لابن حجر ج ۵، ص ۱۴۳، الامتاع للکوثری ص ۵۷)

(۲)......امام محمد بن ابی یعقوب اسحٰق المعروف بابن ندیم الوراق ولادت......ھ وفات ۳۸۸ھ: وقال الثلجی مبرز علی نظرائہ من اھل زمانہ و کان فقیھا ورعا وثباتا

علی رأیه وهو الذی فتق فقه ابی حنیفة و احتج له واظهر له علله وقواه بالحدیث وحلاه فی الصدور وکان من الواقفة فی القرآن الا انه یری اهل العدل والتوحید وقال لی اسحق بن ابراهیم المصعبی الثلج من الفقهاء قد کتب الحدیث وتفقه به مع الرائی (قال ابن ندیم) والذکر فقد سبق لی عند من یقصدنا من اهل العلم والفقه بما فیه کفایة.

(الفهرست لابن ندیم ص ۲۵۹. ۲۶۰)

(۳)......امام حاکم نیسابوری ولادت ۳۲۱ھ وفات ۴۰۵ھ:

وقال: واما ابو عبد الله محمد بن شجاع الثلجی فإنه کثیر الحدیث کثیر التصنیف رأیت عند ابی عبد الله محمد بن احمد بن موسی القمی خازن السلطان عن ابیه عن محمد بن شجاع کتاب المناسک فی نیف وستین جزء أکبارا دقاقا.

(معرفت علوم الحدیث للحاکم ص ۲۲٤، میزان الاعتدال ج......، ص ۵۵۳، الجواهر المضیئه، ص ۲۲٤، الفوائد البهیه للکنوی ص ۱۷۲، الامتاع للکوثری ص۵٦) وغیره

(۴)......امام ابوعبداللہ الحسین بن علی الصیمری ولادت......ھ وفات ۴۳٦ھ: وقال طبقات اصحاب ابی حنیفة رضی الله عنه الی وقتنا هذا رحهم الله ومن اصحاب الحسن بن زیاد محمد بن شجاع الثلجی وهو المقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القرآن مع ورع وعبادة.

(اخبار ابی حنیفه للصیمری، ص ۱۵۷. ۱۵۸)

(۵)......علامہ ابن حزم ولادت ۳۸۴ھ وفات ۴۵٦ھ: باب من غیر هذه الا محمد بن شجاع الثلجی یعنی المفتی الفقیه.

(اصحاب الفتیا لابن حزم ص ۲٤۷ ٤٦۰)

(۶)......امام ابوبکر الخطیب بغدادی ولادت ۳۹۲ھ وفات ۴۶۳ھ: وقال: محمد بن شجاع الثلجی کان فقیه اهل العراق فی وقته وهو من اصحاب الحسن بن زیاد اللؤلؤی وتوفی صلوة العصر ساجدًا.

(تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۹۷، رقم الترجمہ ۹۴۱)

(۷)......امام ابوسعد السمعانی ولادت......ھ وفات ۵۶۲ھ:

وقال المشهور بهذه النسبة أی الثلج ابو عبد الله محمد بن شجاع یعرف بابن الثلجی کان فقیه العراق فی وقته.

(الانساب للسمعانی ج ۳ ص ۱۳۸، الفوائد البهیئه للکنوی، ص ۱۷۱)

(۸)......امام موفق بن احمد المکیؒ ولادت......ھ وفات ۵۶۸ھ:

وقال: ذکر محمد بن شجاع فی تصانیفه نیفا و سبعین الف حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم مما فیها نظیرها من الصحابة رضی الله عنهم.

(مناقب موفق المکی ج۱، ص ۹۵، الامتاع للکوثریؒ ص ۵۵)

(۹)......امام عزالدین ابوالحسن علی بن ابی الکریم المعروف بابن الاثیر ولادت......ھ وفات ۶۳۰ھ:

محمد بن شجاع ابو بکر (والصحیح ابو عبد الله) الثلجی و کان من اصحاب الحسن بن زیاد اللؤلؤی صاحب ابی حنیفة.

(الکامل فی التاریخ ج۷، ص ۳۳۷، الفوائد للکنوئی ص۱۷۱)

(۱۰)......امام محمد الخوارزمی ولادت......ھ وفات ۶۵۵ھ.

وقال: الثلجی ابو عبد الله هو فقیه اهل العراق فی وقته وهو من اصحاب الحسن بن زیاد اللؤلؤی صاحب ابی حنیفة.

(اسماء الرجال للخوارزمی ج۲، ص ۳۷۲)

(۱۱)......امام ابوالحجاج المزیؒ ولادت......ھ وفات ۷۴۲ھ: محمد بن شجاع

البغدادی ابو عبد الله الثلجی و کان فقیه أهل الرأی فی وقته وهو من اصحاب الحسن بن زیاد اللؤلؤی. (تہذیب الکمال ج۹،ص۳۰،رقم ۵۹۱۵)

(۱۲)......امام ابوعبداللہ الذہبی ولادت ۶۷۳ھ وفات ۷۴۸ھ: وقال: محمد بن شجاع بن الثلجی الفقیه البغدادی الحنفی ابو عبد الله صاحب التصانیف ونقله عن الحاکم قال: رأیت عند محمد بن احمد عن ابیه عن محمد بن شجاع کتاب المناسك فی نیف وستین جزءاً کبارا دقاقاً، و عن احمد بن کامل قال: کان فقیه العراق فی وقته وعن ابی الحسین بن المنادی قال: کان یتفقه ویقرئ القرآن .قلت و کان مع هناته ذا تلاوة وتعبد و مات ساجدا فی صلوٰة العصر ویرحم ان شاء الله، محمد بن شجاع الثلجی الفقیه، وفقیه أهل الرأی محمد بن شجاع الثلجی الحافظ، محمد بن شجاع بن الثلجی فقیه العراق شیخ الحنفیة، محمد بن شجاع الفقیه احد الاعلام ابو عبد الله البغدادی الحنفی ویعرف بابن الثلجی سمع من ابن علیة و وکیع وابی اسامة وطبقتهم وتلا علی الیزیدی واخذ الحروف عن یحیٰی بن آدم والفقه عن الحسن بن زیاد و یرع وکان من بحور العلم و روی عنه یعقوب بن شیبة وحفیده وعبد الله بن احمد بن ثابت وعدة وکان صاحب تعبد وتهجد وتلاوة مات ساجدا له کتاب المناسك فی نیف وستین جزءً ا.

(میزان الاعتدال ج۳، ص ۵۵۲. ۵۵۳، الاشارة الی وفیات الاعیان المنتقی من تاریخ الاسلام للذهبی، ص ۱۳۱ ۱۳۲، المعین فی طبقات المحدثین للذهبی ص ۱۰٤، رقم ۱۱۷۷، العبر للذهبی ج ۱، ص ۲۳۹، سیر اعلام النبلاء، ج ۸، ص ۵۲۹، رقم ۲۲٦٦، الاعلام بوفیات الاعلام للذهبی، ج۱، ص ۱۸۹، رقم ۱۱۹٦، الجواهر المضیئه، ص ۳۲٤، رقم ۱۲۷۲، الفوائد

للكنوئی، ص ۱۷۱، شذرات الذهب لابن العماد الحنبلی، ج ۲، ص ۳۰۸، خلاصه تذهیب للخزرجی، ص ۳٤۱)

(۱۳)......امام عبدالقادر القرشی ولادت ۷۷۵ھ وفات ۶۹۶ھ:

وقال محمد بن شجاع الثلجي ويقال البلخي من اصحاب الحسن بن زياد وكان فقيه اهل العراق في وقته والمقدم في الفقه والحديث وقرأة القرآن مع ورع وعبادة مات فجائة في سنة ۲۶۶ھ ساجدا في صلوة العصر، قال الذهبي وتفقه على الحسن بن زياد و آخرين وقال الحاكم رأيت عند محمد بن احمد القمي عن ابيه عن محمد بن شجاع كتاب المناسك في نيف وستين جزء كبارا دقاقا وله كتاب تصحيح الآثار وهو كبير وكتاب النوادر و كتاب المضاربة وكتاب الرد على المشبهة ...... من اهل العلم والفقه. (الجواهر المضيئه للقرشي ص ۳۳٤ رقم ۱۲۷۳)

(۱۴)......امام بدرالدین العینی ولادت......ھ وفات ۸۵۵ھ:

وقال: الثلجي محمد بن شجاع له تصانيف كثيرة وكان دينا صالحا عابدا فقيه اهل الرائي في وقته.

(البنايه شرح الهدايه للعيني ج......، ص ......، الفوائد اللكنوی ص ۱۷۲، الامتناع للكوثری، ص ۵۲)

(۱۵)......امام ابن حجر عسقلانی ولادت ۷۷۳ھ وفات ۸۵۲ھ: وقال: محمد بن شجاع البغدادی ابو عبد الله ابن الثلجي الفقيه وقال غيره وكان يوصف بالعبادة، وقال ابوبكر احمد بن كامل القاضي: كان فقيه العراق في وقته وقال ابن المنادی: كان يتفقه ويقرء الناس القرآن مات فجائة، وهو في العصر ساجدا. (تهذيب لابن حجر، ج ۵، ص ۱٤۲. ۱٤۳)

(۱۶)......امام ابن تغری بردی ولادت......ھ وفات ۸۷۴ھ: وقال محمد بن

شجاع الحافظ ابو عبد الله الثلجی البغدادی الفقیه الحنفی احد الاعلام قرأة القرآن علی الیزیدی روی الحروف عن یحییٰ بن ادم وتفقه علی الحسن بن زیاد اللؤلؤی وغیرہ وصار امام عصرہ و به تخرج غالب علماء عصرہ. (النجوم الظاھرہ لابن تغزی بردی ج ۳ ص ۵۲)

(۱۷)......امام قاسم بن قطلو بغا الحنفیؒ ولادت......ھ وفات ۸۷۹ھ: وقال محمد بن شجاع الثلجی من اصحاب الحسن بن زیاد وفقیه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القرآن مع ورع و عبادة مات فجائة فی سنة ۲۶۶ھ ساجدا فی صلوٰة العصر وله کتاب المناسک فی نیف وستین جزءً ا وکتاب تصحیح الأثار کبیر وکتاب النوادر وکتاب المضاربة وکتاب الرد علی المشتبهة ...... ومن اهل العلم والفقه.

(تاج التراجم القاسم، ص ۵۵ ۵۶، رقم ۱۶۱)

(۱۸)......امام احمد بن عبداللہ الخزرجیؒ ولادت ۹۰۰ھ وفات ۹۲۳ھ: وقال: محمد بن شجاع البغدادی ابو عبد الله الثلجی احد فقهاء اهل الرأی توفی هو ساجدا فی صلوة العصر سنة ۲۶۶ھ، قال الذهبی ختم له بخیر.

(خلاصة تذهیب للخزرجی، ص ۳۴۱)

(۱۹)......امام علی القاری المکیؒ ولادت......ھ وفات ۱۰۱۴ھ: وقال: (محمد بن شجاع المثلجی) هو فقیه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القرآن مع ورع وعبادة وقال الحاکم روی محمد بن احمد القمی عن ابیه عند کتاب المناسك له فی نیف وستین جزءً ا کبارا وله تصحیح الآثار وهو کتاب کبیر وکتاب النوادر و کتاب المضاربة وکتاب الرد علی المشبهة الخ

(طبقات القاری بحواله الفوائد البهیه ص ۱۷۲، الامتاع للکوثری ص ۵۶)

(۲۰) ...... امام ابو الفلاح عبد الحیٔ بن احمد ابن العماد الحنبلی ولادت ...... ھ وفات ۱۰۸۹ھ:وقال: محمد بن شجاع بن الثلجی فقیه العراق وشیخ الحنفیة سمع من اسمعیل بن علیة و تفقه بالحسن بن زیاد اللؤلؤی وصنف واشتغل توفی ساجدا فی صلوة العصر. (شذرات الذهب لابن العماد ج ۲ ص ۳۰۸)

(۲۱) ......امام محمد عبد الحیٔ لکھنوی ولادت ۱۲۶۴ھ وفات ۱۳۰۴ھ:وقال: محمد بن شجاع ابو عبد الله الثلجی تفقه علی الحسن بن ابی مالك والحسن بن زیاد ویرع فی العلم وکان فقیه العراق فی وقته والمقدم فی الفقه و الحدیث مع ورع وعبادة مات فجاء ة سنة ۲٦۷ھ ساجدا فی صلوة العصر وله کتاب تصحیح الاٰثار وکتاب النوادر و کتاب المضاربة وکتاب الرد علی المشبهة وغیرها وقال الجامع ...... وان کان فی نفسه من الکاملین وقال السمعانی، وکان فقیه العراق فی وقته، وقال الذهبی فی السیر النبلاء محمد بن شجاع الفقیه احد الاعلام البغدادی الحنفی وکان من بحور العلم وکان صاحب تعبد وتهجد وتلاوة وله کتب المناسك، و قال الحافظ العینی: ابن الثلجی له تصانیف کثیرة وکان دینا صالحا عابدا فقیه اهل الرأی فی وقته وفی طبقات القاری: هو فقیه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القراٰن مع ورع وعبادة.

(الفوائد البهیه للکنووی، ص ۱۷۱. ۱۷۲)

(۲۲)... ...امام محمد زاہد بن الحسن الکوثری ولادت ۱۲۹٦ھ وفات ۱۳۷۱ھ:وقال: محمد بن شجاع الثلجی هو الامام ابو عبد الله محمد بن شجاع الثلجی البغدادی و صار اماما ولادت ۱۸۱ھ و نشاء بها واقبل علی العلم اقبالا عظیما الی ان اماما قوی الحجة فی العلوم واسع الافق فی الفقه والحدیث وانتشر فی الأفاق ولم تنحصر شهرته بالعراق

تخرج فی الفقه والحدیث علی الحسن بن زیاد وغیره من ائمة الفقه والحدیث و ممن تفقه علیه وحدث عنه ابنه احمد بن محمد بن شجاع و القاسم بن غسان و ابو بشر محمد بن احمد الدولابی الحافظ واحمد بن عمران شیخ الطحاوی ویعقوب بن شیبة السدوسی الحافظ وحفیده محمد بن احمد بن یعقوب وهو اٰخر من روی عنه وغیرهم وحیث ان محمد بن شجاع مکثر للغایة من الحدیث کما سبق لی عند من یقصدنا من اهل العلم والفقه .و ذکر محمد بن شجاع فی تصانیفه نیفا وسبعین الف حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم مما فیها نظیرها من الصحابة، وهذا توسع بالغ فی الحدیث والأثر من مرفوع و موقوف، وکان فقیه اهل العراق فی وقته والمقدم فی الفقه والحدیث وقرأة القراٰن مع ورع وعبادة، له تصانیف کثیرة وکان دینا صالحا عابدا فقیه اهل الرأی فی وقته، فانه کثیر الحدیث وکثیر التصنیف. (وقال الکوثری) وهذا العالم الجلیل المعروف بین الحفاظ بکثرة الحدیث وکثرة التصنیف وبالغ العبادة والتلاوة المحتوم بخیر. (الامتناع لکوثری ص ۵۳ تا ۵۷)

خلاصہ: لہٰذا جمہور محدثین علماء کے مقابلے میں امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن عدی شافعیؒ، امام زکریا ساجیؒ اور امام ازدی شافعیؒ وغیرہم کی جرح باطل و مردود ہے اور خصوصاً یہ جرح اختلافِ مذہبی اور تعصب و نصرتِ مذہبی پر مبنی ہے جو اصولی لحاظ سے قابل التفات ہی نہیں ہے بلکہ مردود و غیر مقبول ہے اور محمد بن شجاع ثلجیؒ ثقہ صدوق و مقبول الحدیث ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے! (الامتاعؒ، مصنف علامہ زاہد الکوثریؒ)

جوابِ ثانی:

امام احمد بن محمد ابوعبداللہ الصیرفی المعروف بابن الابنوسی المتوفی ۳۹۴ھ: یہ کان کثیر الکتب و السماع ہیں اور یہ مجہول نہیں بلکہ معروف ہیں۔

(تاریخ بغداد ج ۴، ص ۲۸۷، رقم ۱۵۷۱)

جناب داؤد صاحب یہ احمد بن صیدنی نہیں ہیں بلکہ احمد بن محمد الصیرفی ہیں۔

امام عبداللہ بن داؤد الخریبیؒ کا دوسرا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۲ پر امام عبداللہ بن داؤد الخریبی کا مندرجہ ذیل دوسرا قول بھی نقل کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

یجب علی اهل الاسلام ان یدعو الله لابی حنیفة فی صلٰوتهم قال وذکر حفظه علیهم السنن والفقه. (تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۴۴)

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی نماز میں ابوحنیفہ کے لیے دُعا کیا کریں، کیونکہ انہوں نے حدیث وفقہ کو ان کے لیے محفوظ کیا ہے۔

اعتراض: جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ یہ بات سب سے غلط ہے کہ احادیث وفقہ کو امام ابوحنیفہؒ نے امت مرحومہ کے لیے محفوظ کیا ہے۔ یہ شرف محدثین کو حاصل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی کوئی کتاب ہی نہیں ہے۔ پھر علامہ شبلی صاحب کا حوالہ دیا ہے۔

(حدیث اور اہل تقلید ج ۱، ص ۹۷)

جواب اول:

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی کتب کا انکار سب سے پہلے فرقہ قدریہ ومعتزلہ نے کیا جیسا کہ حافظ، محدث، فقیہ امام محمد بن عبد الستار العمادی الکردری البرانیقی ولادت ۵۵۹ھ وفات ۶۴۲ھ اور امام حافظ محدث محمد بن محمد الکردری البریقی الخوارزمی الشہید با ولادت ......ھ وفات ۸۲۷ھ جیسے حضرات نے تصریح فرمائی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی کتب ہیں اور اس پر ایک جماعت کثیرہ کا اتفاق ہے۔ (مناقب کردری ج ۱، ص ۱۰۷۔۱۰۸، ذیل الجواہر ص ۵۸۲)

اور امام محمد بن اسحٰق بن ندیمؒ المتوفی ۳۸۸ھ نے کئی کتب ابی حنیفہؒ کا ذکر کیا ہے۔

(الفہرست لابن ندیم ۲۵۶)

اسی طرح امام ابن الجوزی ولادت ...... ھ وفات ۵۹۷ھ نے بھی امام ابو حنیفہؒ کی کتابوں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی مشاہدہ بھی کیا ہے۔

(الصید الخاطر لابن الجوزی ص ٤٤٠، ٤٤١)

حافظ ابن حجر ولادت ۷۷۳ھ وفات ۸۵۲ھ نے فرمایا کہ والمجود من حدیث ابی حنیفة مفردا انما هو کتاب الأثار التی رواها محمد بن الحسن عنه.

(تعجیل المنفعة لابن حجر ص۱۹، طبع بیروت)

فلہٰذا امام ابوحنیفہؒ کی کئی فنون میں کتابیں تھیں اور موجود ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی بھی آپ جیسے ہی محقق تھے۔

جواب ثانی:

امام ابوحنیفہؒ نے فن حدیث اور دیگر فنون میں کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مثلاً:......

(۱)...... کتاب الآثار هو السنن الابی حنیفه بروایت زفر بن الهذیل البصریؒ.

(طبقات المحدثین لابی الشیخ ج٤، ص ٥٢٧. ٥٢٨، معرفت علوم الحدیث للحاکم ص ١٦٤، الاکمال لابن ماکولا، ج٣، ص ٣٩، الانساب للسمعانی، ج١، ص ٤١٥. ٤١٦، الجواهر المضیئة للقرشی ص ٤٥) وغیره

(۲)...... کتاب الآثار هو مسند ابی حنیفه بروایت ابی یوسف القاضی.

(مقدمه جامع المسانید للخوارزمی، ص ٧٥، طبع مکۃ مکرمه، الجواهر المضیئة للقرشی ص ٤٢٧، حسن التقاضی للکوثری ص ٣٢)

تنبیہ: کتاب الآثار ہو مسند ابی حنیفہ مطبوعہ ہے۔ طبع اول حیدر آباد دکن، طبع ثانی بیروت اور طبع ثالث سانگلہ ہل مسجد باغ والی اہلحدیث۔ اب تو دو جلدوں میں اس کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے جو مولانا نیاز احمد اوکاڑوی نے کیا ہے اور مکتبہ رحمانیہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

(۳)...... كتاب الآثار هو مسند ابى حنيفه برواية الحسن بن زياد.

(مقدمه جامع المسانيد للخوارزمی ص ۷۳، عقود الجمان من الامتاع لکوثری ص ۱۳. ۱٤. ۱۸)

تنبیہ: یہ نسخہ بھی مطبوعہ موجود ہے۔

(۴)...... كتاب الآثار لابی حنيفه برواية محمد بن الحسن.

(تعجيل المنفعة لابن حجر ص۱۹، مقدمه جامع المسانيد الخوارزمی ص ۷۵. ۷٦، عقود الجمان ص...... ، تاج التراجم ص ٥٤، بلوغ الامانی لکوثری ص٦٧) وغيره

تنبیہ: یہ نسخہ بھی مطبوعہ ہے کہ کما لا یخفی علی اهل العلم. یہ فن حدیث میں ابواب فقہیہ پر اسلامی دنیا میں پہلی کتاب ہے جو امام اعظم ابوحنیفہ تابعی کوفیؒ نے مرتب فرمائی ہے۔

فلہٰذا داؤد صاحب کا اعتراض باطل ومردود ہے۔

جواب ثالث:

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفیؒ نے دیگر فنون میں بھی کتابیں لکھیں ہیں۔

مثلاً......(۱)...... كتاب الفقه الاكبر لابی حنيفه.

(الفهرست لابن نديم، ص ٢٥٦، مناقب موفق المكی ص ۲۰۸، اصول الدين لابی منصور، ص ۳۳٦، تهذيب الاسماء للقرشی ص ۱۹٤، مناقب كردری ج ، ص ۱۰۷. ۱۰۸، ذيل الجواهر لعلی القاری ص ۵۸۲) وغيره

تنبیہ. یہ کتاب مطبوعہ ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے مقدمہ البیان الازہر ترجمہ الفقہ الاکبر مترجم مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان اختر سواتی بانی مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

(۲)...... كتاب العالم والمتعلم لابی حنیفه.

(الفهرست لابن ندیم، ص ۲۵٦، مناقب موفق المکی ج۱، ص ۹٦، ج۲، ص ۱۵۵. ۲۰۵، تهذیب الاسماء للقرشی ص ۱۹٤، مناقب کردری ج ۱، ص ۱۰۸، ذیل الجواهر لعلی القاری ص ۵۸۲) وغیره

تنبیہ: یہ کتاب بھی مطبوعہ موجود ہے۔

(۳)...... كتاب الرهن لابی حنیفه.

(اخبار ابی حنیفه للصیمری، ص ٦۵ ٦٦، مناقب موفق المکی ج ۲، ص ۲۹. ٦۵، مناقب کردری ج۱، ص ٤۳، ج ۲ ص ۹، تاریخ بغداد ج۱۱، ص) وغیره

(۴)...... كتاب الرد على القدرية لابی حنیفة.

(الفهرست لابن ندیم ص ۲۵٦)

(۵)...... كتاب الرساله ابی البستی لابی حنیفة.

(الفهرست لابن ندیم ص ۲۵٦، تهذیب الاسماء للقرشی، ص ۱۹٤)

تنبیہ: یہ کتاب بھی مطبوعہ موجود ہے۔

(٦)...... كتاب الرساله الی مقاتل لابی حنیفة.

(تهذیب الاسماء للقرشی، ص ۱۹٤)

(۷)...... كتاب السواد الاعظم لابی حنیفه.

(تهذیب الاسماء للقرشی، ص ۱۹٤)

(۸)...... كتاب الشروط لابی حنیفه.

(اخبار ابی حنیفه للصیمری ص......، مناقب موفق المکی ج ۲ ص ٦٦، ص ۱۳۷، مقدمہ جامع المسانید للخوارزمی ص ۳۴، مناقب کردری ج...... ص ، تبیض الصحیفۃ للسیوطی ص ۱۳۰) وغیرہ

(۹)...... كتاب الفرائض لابی حنیفه.

(مناقب موفق المكی ج ٢ ص ١٣٧، مقدمه جامع المسانید للخوارزمی، ص ٣٤، تبیض الصحیفة للسیوطی ص ١٣٠) وغیرها

(١٠)...... كتاب المجرد والفقه والرائی لابی حنیفه.

(الفهرست لابن ندیم ص ٢٥٨، تاریخ الاسلام للذهبی ج ٩، ص ١٢)

(١١)...... كتاب الصلوة لابی حنیفه.

(مناقب موفق المکی ج۱،ص ٦٧،مناقب کردری)

(١٢)...... كتاب الوصیه لابی حنیفه.

(تهذیب الاسماء للقرشی ص ١٩٤، طبع بیروت) وغیره

تنبیہ: یہ کتاب بھی عربی ومترجم مطبوعہ موجود ہے۔

(١٣)...... كتاب المقصود فی الصرف لابی حنیفه. یہ مطبوعہ حلب مصطفیٰ البابی الحلبی ۱۳۵۹ھ وطبع کراتشی ۱۴۲۲ھ یہ کتاب گوجرانوالہ سے بھی طبع ہوچکی ہے۔

اس کے علاوہ بھی کئی کتب امام اعظم ابوحنیفہؒ نے لکھی ہیں۔

فلہٰذا داؤد صاحب کا اعتراض بلا دلیل ہے جو کہ باطل ومردود ہے۔

جواب رابع:

اس روایت کے بارے میں داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں ایک راوی ابوعبد اللہ الکاتب ہے۔ ان پر نہ جرح ہے نہ تعدیل۔ اور دوسرا راوی عبد الواحد بن خصیب ہے جو کہ مجہول الحال ہے کتب رجال میں اس کا ترجمہ نہیں پایا جاتا۔

(حدیث اور اہل تقلید ج۱،ص ۷۹)

جواب:

امام ابوعبد اللہ محمد بن سعید الکاتب کا ترجمہ (تاریخ بغداد للخطیب ج ۲،ص ۱٦۷۔ رقم

الترجمہ ۹۰۰) پر موجود ہے اور اس پر کسی کی جرح منقول نہیں ہے اور بتصریح امام ابراہیم النخعی، امام ابن المبارکؒ، امام شافعیؒ اور امام ابن عبد البرؒ وغیرہم بلکہ اہل عراق کے نزدیک جس مسلمان کا فسق وکذب ظاہر نہ ہو وہ عادل ہے۔ (الکفایۃ للخطیب ص ۸۲۔۷۹۔۷۸)

فلہٰذا امام ابوعبداللہ الکاتب عادل ہیں۔

اور امام عبد الواحد بن محمد الخصیبی کا ترجمہ (تاریخ بغداد للخطیب ج ۹، ص ۶، رقم الترجمہ ۵۶۵۷) پر موجود ہے اور یہ صاحب اخبار وروایۃ الآداب ہے۔ اس پر کسی کی جرح منقول نہیں ہے اور یاد رہے کہ تاریخ بغداد مشہور رجال کی کتاب ہے۔ یہ بھی ائمہ مذکورین اور اہل عراق کے نزدیک عادل ہیں۔ لہٰذا آپ کا مذکورہ اعتراض باطل ومردود ہے اور امام عبد الواحد بن محمد ابوالحسین الخصیبی عادل ہیں۔ وللہ الحمد

جواب خامس:

امام عبداللہ بن داؤد الخریبیؒ ولادت ۱۲۶ھ وفات ۲۱۳ھ: یہ صحیح بخاری وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الامام القدوة، الحافظ الزاهد كان ثقة عابدا ناسكا، ثقة مامون، ثقة حجة قرار دیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱، ص ۳۴۷، سير اعلام النبلاء ج ۷، ص ۱۹۵۔۱۹۶، العبر ج ۱، ص ۱۸۱، الكاشف للذهبی ج ۲، ص ۸۰، رقم الترجمہ ۲۷۲۹) وغیرہ

یہ ثقہ ہیں اور مذہب حنفی ہیں۔ مثلاً ...... قال ابو حاتم: كان يميل الى الرأى وكان صدوقا.

(سير اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۱۹۶، الجواهر المضيه للقرشی ص ۱۸۱، رقم ۶۵۴، فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام، ص ۱۱۱ قلمی وغیرہ)

امام عبداللہ بن داود الخریبیؒ سے ان اسانید کے علاوہ بھی اور کئی اسانید سے امام اعظم ابو حنیفہ تابعی کوفیؒ کی مدح وثناء ثابت ہیں، مثلاً...

(۱)......روی الامام الحافظ ابن ابی العوام بسنده الی بشر بن الحارث المروزی البغدادی المتوفٰی ۲۲۷ھ (ثقة قدوة تقریب ص ٦) قال سمعت عبد الله بن داؤد الخریبیؒ قال: اذا اردت الآثار (او قال الحدیث فسفیان الثوری واذا اردت تلك الدقائق فابو حنیفة

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۵۔۱٦، سندہ صحیح، تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲۴۵، سندہٗ جید، مناقب موفق المکی، ج ۲، ص ۳۰)

(۲)......وعن نصر بن علی قال سمعت عبد الله بن داؤد یقول: الناس فی أبی حنیفة حاسد و جاهل و احسنهم عندی حالا الجاهل.

(تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲٦۰، مناقب موفق المکی ج ۲ ص ۹۔۱۰)

(۳)......حدثنا ابو الربیع الحارثی سمعت عبد الله بن داؤد یقول: الناس فی ابی حنیفة رجلان جاهل و حاسد له. (تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۲٦۰)

(۴)......ثنا محمد بن شجاع الثلجی قال: قلت لعبد الله ابن داؤد الخریبی ترٰی ان انظر فی قول ابی حنیفة فقال لی شدید انعم.

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۱۱۔۱۷، سندہ صحیح)

(۵)......وعن عبد الله بن داؤد الخریبی قال له رجل ما عتب الناس فیه علی ابی حنیفة فقال: والله ما اعلمهم عتبوا علیه فی شیء إلا انه قال فأصاب، وقالوا (یعنی فی تنقیص ابی حنیفة) فاخطوا (فیه) ولقد رأیته...... الخ. (فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۱۱)

(٦)......وحدثنی محمد بن شجاع قال: قلت لعبد الله بن داؤد ان بعض الناس أخبرنی أنه کتب عن ابی حنیفة مسائل کثیرة فقال لی: لا یصدنك هذا إن أبا حنیفة کان مطلعا علی الفقه سنده صحیح.

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۷۔۱۱۲)

(۷)......وثنا علی بن الحسین الدرهمی بالبصرة قال: قال لنا الخریبی کان واللہ ابو حنیفة أنفع للمسلمین منهما یعنی حماد بن سلمة وحماد بن زید.

(اخبار ابی حنیفه للصمیری ص ۷۹، اسناده صحیح و رواته ثقات، مناقب موفق المکی ج ۲ ص ٦٥، مناقب کردری ج۱، ص ۱۱۵)

(۸)......وثنا نصر ابن علی قال ثنا عبد اللہ بن داؤد قال: من اراد ان یخرج من ذل العمی والجهل ویجد لذة الفقه فلینظر فی کتب ابی حنیفة.

(اخبار ابی حنیفه للصمیری ص ۷۸، سنده جید، مناقب کردری ج۱، ص ۱۱۵، مناقب موفق المکی ج۲، ص ٦٥)

(۹)......حدثنی محمد بن السقر قال سمعت عبد اللہ بن داؤد قال: اراد الاعمش الحج فقال: من ههنا یذهب الی ابی حنیفة یکتب لنا مناسك الحج.

(اخبار ابی حنیفه للصمیری ص ۷۰، فضائل ابی حنیفه لابن ابی العوام ص ۲۳، مناقب کردری ج......، ص)

(۱۰)......وأنبا زید بن اخرم أنبا عبد اللہ بن داؤد قال: بت عند ابی حنیفة لیالی فرأیت من اجتهاده و عبادته ما لا یوصف، وفی روایة ما لقی ابو حنیفة أحدا الا ابو حنیفة خیر منه. (مناقب موفق المکی ج۱، ص۲۴۳)

(۱۱)......وعن ابی نصر بشر بن الحارث یقول: سمعت عبد اللہ بن داؤد یقول: لا یتکلم فی ابی حنیفة الا احد رجلین اما حاسد لعلمه و اما جاهل بالعلم لا یعرف قد رحملته.

(اخبار ابی حنیفه للصمیری ص ٥٤، سنده صحیح، مناقب موفق المکی ج۲، ص ۹)

فلہٰذا امام عبداللہ بن داؤد الخریبیؒ جیسے ثقہ، حافظ، محدث کی گواہی سے امام اعظم ابوحنیفہؒ حدیث وسنت اور فقہ کے امام، دقائق کو جاننے والے ہیں اور ان سے مسلمانوں نے امام حماد بن سلمہؒ، حماد بن زیدؒ جیسے مشہور محدثین سے زیادہ نفع اٹھایا اور اپنے اقوال ومسائل کو خود بھی لیا اور دوسروں کو بھی لینے کا حکم دیا۔

فائدہ: امام ابن داؤد الخریبیؒ سے امام ابوحنیفہؒ کی مدح وثناء (جو تعدیل وتوثیق ہے) متواتراً ثابت ہے۔

تنبیہ: جناب داؤد صاحب امام صیمری کی سند میں محمد بن محمود الصید لانی راوی کے آنے سے یہ کیسے لازم آیا کہ حنفی پنساری ہوتے ہیں۔ دوسری صدی کے عظیم امام ومحدث سلیمان بن مہران الاعمشؒ المتوفی ۱۴۸ھ سے سند صحیح کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ امام اعظم کو طبیب قرار دیتے ہیں۔ (دیکھیے ترمذی)

(۱۱) امام عبداللہ بن مبارکؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۳ پر امام عبداللہ بن مبارکؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

لو لا ان الله قد ادر کنی بابی حنیفة و سفیان لکنت بدعیا.

(مناقب الامام ابی حنیفہ الذہبی ص ۱۸)

اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوری سے نہ ملایا ہوتا تو میں بدعتی ہوتا۔

اعتراض:

مولانا داؤد ارشد صاحب لکھتے ہیں کہ علامہ ذہبی نے یہ قول بلا سند اور بغیر حوالے کے نقل کیا۔ ہے جو اس کی صحت کا مدعی ہو وہ اس کی صحیح سند بیان کرے۔

(حدیث اور اہل تقلید ج ۱ ص ۹۷)

جواب اول:

اس روایت مذکورہ کو امام ابن ابی العوام نے اس سند سے تخریج فرمایا ہے

مثلاً......قدروی الامام الحافظ المحدث الناقد القاضی ابن ابی العوام المصری قال: حدثنی محمد بن الحسن بن علی البخاری قال سمعت محمد بن احمد بن حفص فقیه بخاری یحکی عن بعض اصحاب ابن المبارك إما وهب محمد بن مزاحم و اما حبان عن ابن المبارك قال: لولا ان الله عز وجل تدارکنی بابی حنیفة وسفیان الثوری لکنت بدعیا...... الخ

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۶۔۸۲ قلمی)

سند کی تحقیق

(۱)......امام ابوالقاسم ابن ابی العوام السعدی القاضی المصری الحنفی، ولادت......ھ وفات ۳۳۵ھ:

یہ امام نسائیؒ، امام ابوبشر الدولابیؒ، امام طحاویؒ وغیرہم کے شاگرد ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ القاضی الکبیر الامام الحافظ صاحب المسند قاضی مصر، الحافظ من الثقات الاثبات احد أئمة الحدیث ثقة ثبت ناقد من بیت العلماء والفضلاء قرار دیا ہے۔

(سر ورق فضائل ابی حنیفه لابن ابی العوام، مقدمه جامع المسانید للخوارزمی ص ۷۷، تذکرة الحفاظ للذهبی ج ۲ ص ۱۹۵، مناقب ابی حنیفه للذهبی ص۸، سیر اعلام النبلاء ج۹، ص۴۰۰، اعلان بالتوبیخ للسخاوی ص ۳۶۳، عقود الجمان لیوسف الدشقی ض۴۹، تعلیق علی مناقب ابی حنیفه لکوثری ص۹، تانیب الخطیب لکوثری، ص ۳۵ ۵۵. ۶۶ ۷۷ ۱۳۰ ۱۷۲، مشیخه لابی عبد الله الرازی ص ۲۴۳، فهرس

مخطوطات دار الكتب الظاهريه لالبانی غیر مقلد ص ۳۸. ٤٠٤، الجواهر المضیئة للقرشی ص ۷٤) وغیره

(۲)......امام ابوبکر محمد بن الحسن بن علی البخاری ولادت......ھ وفات ۳۰۹ھ: قال الامام الخطیب، قدم حاجا وحدث بها. (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۰)

(۳)......امام محمد بن احمد بن حفص البخاری الحنفی ولادت......ھ وفات ۲۶۴ھ: یہ مشہور امام، فقیہ، محدث اور مفتی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام مفتی بخاری وعالمها وكان من أئمة الاسلام والسنة وله تصانيف وشهرة كبيرة عالم ماوراء النهر شيخ الحنفية كان عالم اهل بخارى وشيخهم وكان ثقة اماما ورعا زاهدا ربانيا صاحب سنة و اتباع قرار دیا ہے۔ اور یہ ثقہ ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء ج۷، ص ۴۰۳، ج ۸، ص ۶۵۲) وغیره

(۴)......امام ابو وہب محمد بن مزاحم المروزیؒ ولادت......ھ وفات ۲۰۹ھ: یہ صحیح ترمذی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو ثقة وكان خيرا فاضلا اور صدوق قرار دیا ہے۔

(تہذیب لابن حجر، ج ۵، ص ۲۷۹، تقریب لابن حجر ج ۲ ص ۵۵۱)

(۵)......امام حبان بن موسیٰ المروزی ولادت......ھ وفات ۲۳۳ھ: یہ صحیح بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو کان ثقة مشهور اور ثقة قرار دیا ہے۔

(العبر للذهبی ج ۱، ص ۲۰۵، تقريب لابن حجر، ج۱، ص ۱۰۲)

(۶)......امام عبداللہ بن المبارک المروزیؒ ولادت ۱۱۸ھ وفات ۱۸۱ھ: یہ مشہور امام فقیہ محدث ناقد اور صحاح ستہ کے راوی ہیں، ائمہ نے ان کو الامام الحافظ العلامة شيخ الاسلام فخر المجاهدين قدوة الزاهدين صاحب التصانيف النافقة. ثقة ثبت، فقيه عالم جواد مجاهد جمعت فيه خصال الخير ......قرار دیا ہے اور یہ ثقہ بالاجماع ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۱، ۲۰۲، تقریب لابن حجر، ج ۱، ۳۰۹۔۳۱۰)

خلاصہ: جناب داؤد صاحب اس روایت کی سند میں تمام راوی ثقہ ہیں جو بتعریف وشرائط ائمہ محدثین وفقہاء صحیح وحجت ہیں۔ اب تو ہم نے آپ کا مطالبہ پورا کر دیا ہے مذکورہ روایت کی صحت ثابت کر کے جو محض اللہ کے فضل وکرم سے ہوا۔

جواب ثانی:

امام ابن المبارکؒ متواتر اسانید سے امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً کاملۃً وافرۃً ولادت ۶۱ھ یا ۷۰ھ یا ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ کی ثناء ومدح تعدیل وتوثیق ثابت ہے۔ کما لا یخفی علی اهل العلم.

(فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۳ تا ۸۸، اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۳۰ تا ۷۸، : تاریخ بغداد، ج۱، ص ۲۴۰ تا ۲۶۰، مناقب کردری ج ۱، ص ۴۲ تا ۲۶۶، ج ۲ ص ۹ تا ۲۷، الانتقاء لابن عبد البر، ص ۲۰۴ تا ۳۲۱، مناقب موفق المکی ج۱، ص ۱۵۳ تا ۲۶۸) وغیرہ

فلہٰذا امام ابن المبارکؒ کے نزدیک امام اعظم ابوحنیفہؒ فقیہ محدث، ثقہ اور صدوق ہیں اور آپ کے مذکورہ اعتراض باطل ومردود ہے۔

(۱۲) علامہ ذہبیؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۳ پر علامہ ذہبیؒ کا مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے۔

(۱۲) امام ذہبی رحمہ اللہ تذکرۃ الحفاظ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ ان القابات کے ساتھ کرتے ہیں۔

ابو حنیفة الامام الاعظم فقیه العراق وكان اماما، ورعا، عالما عاملا متعبدا كبيرا الشان. (تذکرۃ الحفاظ ذہبی، ج ۱، ص ۱۶۸)

ابوحنیفہ امام اعظم اور عراق کے فقیہ ہیں۔ ..... وامام، پرہیزگار عالم باعمل، انتہائی عبادت

گزارا اور بڑی شان والے تھے۔

اس پر داؤد ارشد نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

(۱۳) امام ابن کثیرؒ کا حوالہ

مولانا انوار خورشید نے حدیث اور اہل حدیث ص ۳۳ پر امام ابن کثیر کا مندرجہ ذیل حوالہ نقل کیا ہے۔

(۱۳) حافظ عماد الدین بن کثیر رحمہ اللہ حضرت امام صاحب کا تذکرہ ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

الامام فقيه العراق، احد ائمة الاسلام والسادة الأعلام، احد اركان العلماء، احد الائمة الاربعة اصحاب مذاهب المتبوعة.

(البداية والنهاية ج۱۰، ص ۱۰۷)

وہ امام ہیں، عراق کے فقیہ ہیں ائمہ اسلام اور بڑی شخصیات میں سے ایک شخصیت ہیں، ارکان علماء میں سے ایک ہیں، ائمہ اربعہ جن کے مذاہب کی پیروی کی جاتی ہے ان میں سے ایک امام ہیں۔

اس پر بھی داؤد ارشد نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

ضروری نوٹ:

مولانا انوار خورشید صاحب نے اپنی کتاب حدیث اور اہل حدیث میں صفحہ ۲۸ سے لے کر ص ۳۳ تک امام ابوحنیفہؒ کے مناقب میں تیرہ (۱۳) محدثین کے اقوال نقل کیے تھے۔ جن میں سے گیارہ اقوال پر مولانا داؤد ارشد غیر مقلد نے اعتراض کیے تھے۔ ہم نے ان کے تمام اعتراضوں کا جواب دے دیا ہے۔ اس کے بعد آگے انہوں نے امام ابوحنیفہؒ پر کچھ اور اعتراض بھی کیے ہیں۔ جو ص ۸۲ سے لے کر ص ۱۰۰ تک نقل کیے ہیں۔ یہ تمام اعتراض انہوں نے حقیقت الفقہ سے لیے ہیں۔ حقیقۃ الفقہ کے جواب میں کئی کتابیں شائع ہو چکی

ہیں ان سب کے جواب ان میں دیکھ لیے جائیں۔ یہاں پر تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں پر ہم صرف کچھ نشان دہی کر دیتے ہیں تا کہ تحقیق کرنے والوں کو آسانی ہو۔ اور ہماری بات کی تصدیق بھی ہو جائے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا داؤد ارشد صاحب لکھتے ہیں:

(۱) حنفی مذہب کی حالت (ص۸۲ حدیث اور اہل تقلید)

یہ انہوں نے حقیقۃ الفقہ ص ۱۱۸ سے لیا ہے۔

(۲) امام ابو حنیفہؒ اور علم حدیث (ص۸۳)

یہ انہوں نے حقیقۃ الفقہ ص ۱۱۸ سے لیا ہے۔

اس عنوان کے تحت انہوں نے جو سات اقوال نقل کیے ہیں وہ تمام کے تمام حقیقت الفقہ ص ۱۱۸ تا ۱۲۰ سے لیے ہیں۔

(۳) قلت اسباب (ص۸۴)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۱ سے لیا ہے۔

(۴) سبب اول (ص۸۴)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۱ سے لیا ہے۔

(۵) سبب دوم (ص۸۵)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۲ سے لیا ہے۔

(۶) سبب سوم (ص۸۶)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۳ سے لیا ہے۔

(۷) سبب چہارم (ص۸۷)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۴ سے لیا ہے۔

(۸) امام ابو حنیفہؒ اور اجماع صحابہ (ص۹۴)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۵ سے لیا ہے۔

(۹) حضرت امام ابوحنیفہؒ پر جرح (ص ۹۷)

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۹ تا ۱۳۲ سے لیا ہے۔

ہم نے صرف بعض عنوانات کا ذکر کیا ہے ان عنوانات کے تحت جو حوالہ جات دیئے ہیں وہ بھی حقیقت الفقہ سے ہی لیے ہیں جیسا کہ آگے ہم بعض حوالہ جات نقل کر کے ان کے جواب بھی عرض کریں گے۔ جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سارا مقدمہ اسی طرح بنایا گیا ہے۔ حقیقت الفقہ کے کئی جوابات لکھے ہوئے موجود ہیں ان سب اعتراضات کے جوابات آپ حضرات اصل کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ مثلاً

(۱) رد حقیقت الفقہ از مفتی سید مہدی حسن صاحب

(۲) نصرۃ الفقہ بجواب حقیقت الفقہ از حضرت مولانا محمود حسن صدیقی چاٹگامی

(۳) حقائق الفقہ بجواب حقیقت الفقہ از پیر جی سید مشتاق علی شاہ

(۴) نصیحۃ الثقہ بجواب حقیقت الفقہ

بعض حوالہ جات کی تفصیل بھی ملاحظہ فرمائیں

اعتراض:

داؤد ارشد صاحب نے اپنی کتاب حدیث اور اہل تقلید کے ص ۸۳ پر ایک عنوان قائم کیا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور علم حدیث

اس عنوان کے تحت انہوں نے سات (۷) حوالہ جات نقل کیے ہیں۔

یہ سب کے سب حقیقۃ الفقہ مصنف مولانا محمد یوسف جے پوری غیر مقلد سے لیے ہیں۔ ان سب کے جوابات بھی علماء احناف کئی بار دیے جا چکے ہیں ان سب کا تجزیہ ملاحظہ فرمائیں۔

پہلا حوالہ:

پہلا حوالہ انہوں نے تاریخ ابن خلدون کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۸ سے لیا ہے۔

اس کا جواب حقائق الفقہ بجواب حقیقت الفقہ ص ۳۹ اور نصرۃ الفقہ بجواب حقیقۃ الفقہ ص ۵۰ میں دیا گیا ہے۔

دوسرا حوالہ:

دوسرا حوالہ قیام اللیل کا دیا ہے۔

یہ انہوں نے حقیقت الفقہ ص ۱۱۸ سے لیا ہے۔

اس کا جواب حقائق الفقہ ص ۴۷ اور نصرۃ الفقہ ص ۵۶ میں دیا گیا ہے۔

تیسرا حوالہ:

مناقب شافعی کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۹ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۲ میں دیا گیا ہے۔

چوتھا حوالہ:

عمدۃ الرعایہ کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۹ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۵ میں دیا گیا ہے۔

پانچواں حوالہ:

ظفر الامانی کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۹ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۶ میں دیا گیا ہے۔

چھٹا حوالہ:

شرح ترمذی فارسی مولوی سراج الدین کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۱۹ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۸ میں دیا گیا ہے۔

ساتواں حوالہ:

تاریخ ابن خلکان کا دیا ہے۔

یہ حقیقت الفقہ ص ۱۲۰ سے لیا ہے۔

اس کا جواب نصرۃ الفقہ ص ۶۹ میں دیا گیا ہے۔

قلیل الحدیث ہونے کا اجمالی جواب

امام حاکم بسند امام علی بن خشرمؒ وفات ۲۵۷ھ (جو صحیح مسلم ونسائی کے ثقہ راوی ہیں۔ تقریب ج ۱، ص ۴۱۳) سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا کہ **کنا فی مجلس سفیان بن عیینة فقال: یا اصحاب الحدیث تعلموا فقه الحدیث لا یقهر کم اصحاب الرأی ما قال ابو حنیفة شیئا الا و نحن نروی فیه حدیثا او حدیثین.**

(معرفت علوم الحدیث ص ۶۶)

امام ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کوئی مسئلہ ایسا بیان نہیں کرتے جس پر ایک یا دو حدیثیں موجود نہ ہوں۔

اور یاد رہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے بتصریح ائمہ کرام لاکھوں مسائل بیان فرمائے ہیں۔
محترم قارئین: آپ خود اندازہ لگایئے کہ جس امام نے لاکھوں مسائل بیان فرمائے ہوں اور ہر ہر مسئلہ پر ایک ایک یا دو دو احادیث موجود ہوں کیا ایسا جلیل القدر امام قلیل الحدیث ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔

بلکہ خود امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ **عجبا للناس یقولون انی افتی بالرأی ما**

أفتى الا بالأثر.

(تاریخ بخاری للغنجار ومناقب موفق المکی ج۱، ص ۷۷، تهذیب الاسماء للقرشی، ص ۱۹۳)

محترم قارئین! جب ایک امام خود کہہ رہا ہو کہ میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتا بلکہ میں جب بھی کوئی فتویٰ (مسئلہ بتاؤں) دوں تو صرف سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی دیتا ہوں یہ ایسے امام کی گواہی ہے جو تابعی ہے اور صحابہؓ کے دور میں پیدا ہوا اور صحابہ کرامؓ سے کئی احادیث بھی سنی تو کیا ایسا امام جھوٹ بول سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

جب ایسا امام جھوٹ نہیں بول سکتا اور نہ ہی غلط بیانی کرسکتا ہے تو آپ خود اندازہ لگایئے کہ اس امام یعنی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے پاس احادیث کا کتنا بڑا ذخیرہ ہوگا کہ جس امام کی فقہ آج چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ویسے ہی قائم و دائم جیسے یہ پہلے مدون کی گئی تھی اور ان شاء اللہ یہ قیامت تک اسی طرح تابندہ رہے گی۔

فلہٰذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو قلیل الحدیث کہنے والے غلطی پر ہیں۔

اور امام ابوحنیفہؒ، حافظ، محدث اور حجت ہیں کما قال الائمہ یعنی امام حاکمؒ، امام ذہبیؒ، امام سیوطیؒ، امام عجلونیؒ، وغیرہم

(معرفت علوم الحدیث للحاکم ص ۲۴۰ ۲۴۵، تذکرۃ الحفاظ، ج۱، ص ۱۲۶، المعین فی طبقات المحدثین للذهبی ص ۵۴، طبقات الحفاظ للسیوطی ص ۸۰، عقد الجواهر الثمین للعجلونی ص ٤ تا ٦) وغیرہ

اور یاد رہے کہ محدث کی تعریف یہ ہے کہ وہ فن حدیث میں مشغول ہو روایۃً و درایۃً اور کثیر رواۃ (راوی) و روایات (احادیث) پر اس کو اطلاع ہو اور لکھنے و ضبط میں معروف و مشہور ہو اپنے زمانہ میں۔ (تدریب الراوی ج۱، ص ۲۸۔۲۹) وغیرہ۔

اسی طرح ''حافظ'' کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایک لاکھ احادیث کو متناً و سنداً اور احوال رواۃ (جرح، تعدیل اور تاریخ کے اعتبار) سے جانتا ہو (قواعد فی علوم الحدیث ص ۲۹)

اور ''حجۃ'' کی تعریف یہ ہے کہ تین لاکھ احادیث اس کے احاطہ علم میں ہوں۔

(قواعد فی علوم الحدیث علامہ ظفر احمد عثمانی، ص ۲۹)

بتصریح امام ذہبیؒ، امام ابو حنیفہؒ محدث و حافظ ہیں اور بتصریح امام حاکمؒ و امام سیوطیؒ امام ابو حنیفہؒ حافظ ہیں اور بتصریح امام عجلونیؒ، امام ابو حنیفہؒ حافظ حجۃ ہیں۔

جناب داؤد صاحب کیا جو امام لاکھوں حدیثوں کا حافظ ہو وہ قلیل الحدیث ہو سکتا ہے۔ ہر گز نہیں کیونکہ اگر لاکھوں حدیثوں کا حافظ بھی قلیل الحدیث ہو۔ تو پھر کثیر الحدیث کون ہوگا۔

فلہٰذا امام ابو حنیفہؒ تابعی کوفی حافظ، محدث اور حجت ہیں جو کہ آپؒ کے علم کی گواہی ہے اور آپ کو قلیل الحدیث کہنے والوں کا اعتراض باطل و مردود ہے۔

نوٹ: ناظرین آپ نے اجمالی جواب ملاحظہ فرمالیا ہے۔ جس سے امام ابو حنیفہؒ پر قلیل الحدیث ہونے کا جو الزام ہے اس کی حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

علامہ ابن خلدون کے حوالے کی حقیقت

امام عبد الرحمٰن بن محمد المغربی المالکی المعروف با بن خلدون نے معترض کی کوئی سند و نام نقل نہیں کیا بلکہ صیغہ تمریض یقال (یعنی بعض متعصبین) کا قول نقل کیا ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون، ص ۳۷۱)

اور پھر خوب تردید فرمائی ہے۔ مثلاً ...... وقد تقول بعض المبغضين المتعصبين منهم من كان قليل البضاعة في الحديث فلهذا قلت روايته ولا سبيل إلى هذا المعتقد في كبار الأئمة الخ والامام ابو حنيفة ويدل على انه من كبار المجتهدين في علم الحديث اعتماد مذهبه والتعديل عليه واعتباره ردًا و قبولا الخ (مقدمہ ابن خلدون)

اور امام، حافظ محدث محمد بن یوسف الصالحی الشافعی الدمشقی ولادت ...... ھ وفات ۹۴۲ھ نے فرمایا كان ابو حنيفة من كبار حفاظ الحديث واعيانهم ولولا كثرة اعتنائه بالحديث ما تهيأ له استنباط مسائل الفقه، وذكره الذهبي في طبقات

الحفاظ ولقد اصاب وأجاد. (عقود الجمان ص ۳۱۹، تانیب الخطیب، ص ۳۰۴)

امام اعظم ابوحنیفہؒ بڑے بڑے حفاظِ حدیث اور فضلاء میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر ان کے پاس کثیر احادیث نہ ہوتیں اور ان کو ذخیرہ نہ کرتے تو فقہ کے مسائل میں استنباط کا ملکہ ان کو کہاں سے حاصل ہوتا۔

اور امام ذہبیؒ نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کا تذکرۃ الحفاظ میں ذکر کیا ہے۔

قیام اللیل مروزی والے حوالے کی حقیقت

امام ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزی شافعیؒ سے اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے۔ انہوں نے یا کسی کاتب نے لفظ "یتمًا" بوجہ مخالفتِ مذہبی یا تصحیفاً بنائے ہیں کیونکہ صحیح الفاظ یہ تھے کان ابو حنیفة فی الحدیث یقیم. (دیکھئے الکامل لابن عدی ج ۷، ص ۲۴۷۳)

جبکہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی اپنی کتاب "کتاب الآثار" ھو مسند ابی حنیفۃؒ بروایت ابی یوسف القاضیؒ میں تقریباً دوسو اٹھارہ (۲۱۸) احادیث مرفوع اور تین سو تہتر (۳۷۳) احادیث موقوف موجود ہیں۔ اسی طرح کتاب الآثار لابی حنیفہ بروایت محمد بن الحسن میں ایک سو پینتیس (۱۳۵) احادیث مرفوع اور دوسو چورانوے (۲۹۴) موقوف موجود ہیں۔ اسی طرح مسند ابی حنیفہ بروایت ابی نعیم اصبہانی میں تین سو پچانوے (۳۹۵) احادیث موجود ہیں اور اسی طرح مسند ابی حنیفہ بروایت الحارثی البخاری میں نو سو پندرہ (۹۱۵) احادیث موجود ہیں۔ اور مسند ابی حنیفہ بروایت الحصکفی میں پانچ سو ترپن (۵۵۳) احادیث موجود ہیں اور اسی طرح جامع المسانید میں تقریباً پندرہ مسانید کو جمع کیا گیا ہے جس میں تقریباً مقررات کو ختم کر کے ۸۰۰ (آٹھ سو) کے قریب احادیث مرفوعہ، موقوفہ اور مقطوعہ موجود ہیں۔ اور خصوصاً خود امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اپنے بیٹے امام حمادؒ کو وصیت کرتے ہوئے تصریح فرمائی ان تعمل بخمسة احاديث جمعتها من خمسمأة الفه حديث. (کتاب الوصیۃ مترجم ص ۵۶ تا ۶۵)

اس واضح تصریح سے معلوم ہوا کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو پانچ لاکھ احادیث حفظ تھیں۔

جناب داؤد صاحب کیا جو امام پانچ لاکھ احادیث کا حافظ ہو وہ قلیل الحدیث ہوتا ہے۔

فلہٰذا معترضین کا مذکورہ اعتراض باطل و مردود ہے اور امام ابوحنیفہؒ حافظ، محدث، حجۃ ہونے کے ساتھ ساتھ کثیر الحدیث بھی ہیں۔

اعتراض:

جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کے قلیل الحدیث ہونے کا سبب اول عدم تحصیل حدیث ہے۔ (حدیث اور اہل تقلید، ج۱، ص۸۴)

جواب:

یہ حوالہ بھی داؤد ارشد نے حقیقت الفقہ ص۱۲۱ سے لیا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ نے علمِ حدیث حاصل کرنے کے لیے مختلف مشائخ کی درسگاہیں اور مختلف شہروں میں محدثین کے پاس جا کر علمِ حدیث حاصل کیا ہے۔ مثلاً

(۱)......**قال الامام الحافظ المحدث الکبیر مسعر بن کدام** ولادت......ھ وفات۱۵۳ھ: (یہ صحاح ستہ کے ثقہ ثبت، فاضل، راوی ہیں۔ (تقریب ج۱، ص۵۸۰)

طلبت مع أبی حنیفة الحدیث فغلبنا واخذنا فی الزهد فبرع علینا وطلبنا مع الفقه فجاء منه ما ترون. (مناقب ابی حنیفة للذهبی ص ۲۷)

(۲)......**قال الامام ابن بکر الخطیب** ولادت......ھ وفات۴۵۳ھ: **النعمان بن ثابت ابو حنیفة التمیمی امام اصحاب الرأی وفقیه اهل العراق رأی انس بن مالك وسمع عطاء بن ابی رباح و ابا اسحاق السبیعی و محارب بن دثار و حماد بن ابی سلیمان والهیثم بن حبیب الصواف وقیس بن مسلم و محمد بن المنكدر و نافعا مولی ابن عمرؓ و هشام بن عروة ویزید الفقیر وسماك بن حرب وعلقمة بن مرثد وعطیة العوفی وعبد العزیز بن رفیع**

وعبد الكريم ابا امية...... وغيرهم. (تاریخ بغداد ج ۱۱، ص ۳۳۲ رقم الترجمہ ۷۲۹۸)

(۳)......قال الامام موفق بن احمد المکی الحنفی ولادت......ھ وفات ۵۶۸ھ: الباب الثالث فی ذکر من لقی من الصحابة وروایته عنهم وذکر مشائخه الذی روی عنهم الحدیث واخذ عنهم العلم.

(مناقب موفق المکی ج ۱، ص ۲۴)

(۴)......قال الامام ابو الحجاج المزی الشافعی ولادت......ھ وفات ۷۴۲ھ: فقیه اهل العراق و امام اصحاب الرأی، رأی انس بن مالك وروی عن ابراهیم بن محمد وغیرهم. (تہذیب الکمال للمزی ج ۱۹، ص ۱۰۲)

(۵)......قال الامام ابو عبد الله محمد بن احمد بن عبد الهادی الحنبلی ولادت ۷۰۵ھ وفات ۷۴۴ھ: الامام ابو حنیفة، احد الائمة الاعلام وفقیه اهل العراق ادرك جماعة من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ورأی انس بن مالكؓ خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم وصاحبه غیر مرة لما قدم علیهم الکوفة وروی عن جماعة من سادات التابعین وائمتهم الخ

(مناقب الائمة الاربعة لابن عبد الهادی ص ۵۸)

(۶)......قال الامام الذهبی ولادت ۶۷۳ھ وفات ۷۴۸ھ: فی اخبار فقیه العصر و عالم الوقت ابی حنیفة ذی الرتبة الشریفة والنفس العفیفة والدرجة المنیفة مفتی اهل الکوفة فانه صحیح أنه رأی انس بن مالك وسمع الحدیث من عطاء بن ابی رباح بمکة وغیرهم. وقال ایضاً، وحدث عن عطاء و نافع وعبد الرحمٰن بن هرمز الاعرج وعدی بن ثابت وسلمة بن کهیل وابی جعفر محمد بن علی وقتادة و عمرو بن دینار و ابی اسحق و خلق کثیر، وقال ایضاً، الامام فقیه الملة عالم العراق ابو حنیفة وروی عطاء بن ابی رباح وغیرهم و عنی بطلب الأثار وارتحل فی

ذالك.

(مناقب ابی حنیفه للذهبی ص ۷ ۱۱، تذکرة الحفاظ ج۱، ص ۱۲۷،
سیر اعلام النبلاء ج۵، ص ۵۳۱. ۵۳۲)

(۷)......قال الامام ابوزکریا النووی الشافعیؒ ولادت......ھوفات۶۷۶ھ:
وھو الامام البارع ابو حنیفة اخذ الفقه عن حماد بن ابی سلیمان
و سمع عطاء بن ابی رباح وغیرھم.

(تهذیب الاسماء للنووی ج ۲ ص ۸۴)

(۸)......قال الامام القرشی المصری الحنفی ولادت۶۹۶ھوفات۷۷۵ھ:
الامام الأعظم ابو حنیفة النعمان و سمع خلقا من التابعین کعطاء بن ابی
رباح و نافع مولی ابن عمر وغیرھما. (الجواهر المضیه للقرشی ص ۲۰)

(۹)......قال الامام ابن حجر عسقلانی الشافعیؒ ولادت۷۷۳ھوفات
۸۵۲ھ:النعمان بن ثابت التیمی ابو حنیفة الکوفی رأی انسا و روی عن
عطاء بن ابی رباح و عاصم بن ابی النجود و علقمة بن مرثد وغیرھم.

(تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۵،ص۵۲۹)

(۱۰)......قال الامام الموفق المکی، واما مشائخ ابی حنیفة من التابعین
وغیرھم رحمهم الله تعالی عن ابی عبد الله (وابی حفص) بن ابی
حفص الکبیر. (البخاری ولادت۱۵۰ھوفات۲۱۷ھ الفقیه العلامة الحنفی فقیه
المشرق، سیر اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۴۰۲) عدوا مشائخ ابی حنیفة من
العلماء والتابعین فبلغوا اربعة الآف فقال ابن عبد الله هذا ادنی فضائل ابی
حنیفة رحمه الله. (مناقب موفق المکی ج۱،ص ۳۸)

(۱۱)......قال الامام یوسف الصالحی الشافعی الدمشقی ولادت......ھوفات۹۴۲ھ: انه
اخذ عن أربعة الآن شیخ من التابعین. (عقود الجمان للدمشقی ص ۱۸۳)

فلہٰذا جناب داؤد صاحب آپ کا یہ دعویٰ کہ امام ابوحنیفہؒ کے قلیل الحدیث ہونے کا سبب اول عدم تحصیل حدیث ہے۔ باطل ومردود ہے۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے طلبِ حدیث کیا ہے حتی کہ مکہ، مدینہ، بصرہ، کوفہ وغیرہ کے محدثین وفقہاء سے علم حدیث اور علم فقہ حاصل کیا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کے چار ہزار تابعین وغیرہم استاذ تھے۔

جواب نمبر۲:

علامہ ذہبیؒ نے سیر اعلام النبلاء ج۶ ص ۳۹۶ میں اس طحطاوی والی روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

یہ روایت اصل میں خطیب بغدادی سے منقول ہے جو نہایت ہی غلط ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے نصرۃ الفقہ ص۷۴،۷۵)

اعتراض:

جناب داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کے قلیل الحدیث ہونے کا دوسرا سبب عدمِ سفر در تلاش احادیث ہے۔ (حدیث اور اہل تقلید ج۱ ص۸۵)

یہ اعتراض بھی حقیقت الفقہ ص۱۲۲ سے لیا ہے۔

جواب:

اولاً......امام اعظم ابوحنیفہؒ تابعی کوفی نے بالفرض طلبِ حدیث کے لیے سفر نہ بھی کیا ہو تو یہ کوئی عیب نہیں ہے کیونکہ امام مالک بن انسؒ نے بھی طلب حدیث کے لیے اپنے شہر کے محدثین وفقہاء کے علاوہ بلاد اسلامیہ کا سفر نہیں کیا تو کیا آپ امام مالکؒ کو بھی قلیل الحدیث کا طعنہ دیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ مدینہ منورہ خود علم کا گہوارہ اور فقہاء ومحدثین سے بھرا ہوا تھا۔ بالکل اسی طرح کوفہ میں تقریباً پندرہ سو صحابہ کرام سے زائد سکونت پذیر تھے۔ (تاریخ الثقات للعجلی ص ۵۱۷، بالتوبیخ للسخاوی ص)

اور بتصریح سیدنا علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ کوفہ میں چار سو فقہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بھی موجود تھے۔ (مناقب موفق المکی ج ۱، ص ۱۴۰)

اور بتصریح امام ابن سیرین چار ہزار محدثین کوفہ میں موجود تھے۔

(المحدث والفاضل للرامهرمزی ص ٥٦٠)

جب امام اعظم کو احادیث اور فقہ کا ذخیرہ اپنے شہر کوفہ ہی سے وافر مقدار میں مل گیا تھا تو سفر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

ثانیاً:......امام اعظم ابوحنیفہؒ نے طلب حدیث کے لیے سفر بھی کیے ہیں۔ مثلاً......**عنى بطلب الآثار وارتحل في ذالك، وسمع الحديث من عطاء بمكة، وغيره، وخلق كثير.**

(مناقب ابی حنیفہ الذھبی ص ۷۔۱۱، م، تذکرۃ الحفاظ ج ۱، ص ۱۲۷، سیر اعلام النبلاء، ج ۵، ص ۵۳۱۔۵۳۲)

اور بتصریح حافظ القرشی، **وسمع خلقا من التابعين كعطاء بن ابى رباح ونافع مولى ابن عمر وغيرهما. الجواهر المضيئة للقرشي ص ٢٠)**

جناب داؤد صاحب اگر تہذیب الکمال للمزی ج ۱۰، ص ۳۰۹ تا ۳۲۲ کا آپ مطالعہ کریں تو آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ جس جلیل القدر امام اعظم ابوحنیفہؒ کے قلیل الحدیث ہونے کے سبب میں طلب حدیث کے لیے سفر نہ کرنے کا آپ اعتراض کررہے ہیں اس کی کوئی وقعت نہیں ہے جیسا کہ اہل علم واہل انصاف اس کو جانتے ہیں۔

اس ساری تفصیل کا خلاصہ یہ نکلا کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے طلب حدیث کے لیے بہت سے اسفار کیے ہیں سیرۃ النعمان میں کئی اسفار کا ذکر ہے۔ لہٰذا آپ کا یہ اعتراض باطل و مردود ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: نصرۃ الفقہ ص ۷۶ تا ۸۱/ امام اعظمؒ اور علم حدیث، مصنف مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی)

سبب سوم وعدم تدوین احادیث

اعتراض:

چنانچہ عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب میزان کبریٰ جلد ا ص ۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ **لو عاش دونت احادیث الشریعة وبعد رحیل الحفاظ فی جمعها من البلاد ولثغور وظفر بها لاخذ بها وترك كل قیاس كان قاسه وكان القیاس قلّ فی مذهبه كما قلّ فی مذهب غیره بالنسبة الیه.**

(ترجمہ) امام ابوحنیفہ احادیث کے جمع ہونے تک اور حفاظ (حدیث) کے حدیثوں کے جمع کرنے کے لیے (مختلف) بلاد اور اطراف ممالک اسلام میں پھرنے کے بعد زندہ رہتے اور ان احادیث کو پاتے تو ضرور ان کو لیتے اور جو قیاس انہوں نے کیے ہیں وہ سب چھوڑ دیتے اور ان کے مذہب میں قیاس کم ہوتی جیسا کہ اوروں کے مذہب میں ہے۔

(حقیقت الفقہ ص ۱۲۳)

جواب:

مؤلف نے امام صاحب پر قلت حدیث کا جو اعتراض اٹھایا ہے اس کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے منجملہ اور اسباب کے ایک سبب یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ امام صاحب کے دور میں احادیث مدون نہیں ہوئی تھیں اس لیے امام صاحب کی ان احادیث تک رسائی نہیں ہو سکی جو بعد میں آنے والے محدثین کو میسر آئیں۔

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ قابل غور ہے کہ مؤلف کا عدم تدوین احادیث کو امام صاحب کی قلت حدیث کا سبب بتانا یہ کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام صاحب کے معاصر اور اسی طرح جو آپ سے پہلے حضرات محدثین گزرے ہیں سب کے سب ہی علم حدیث میں کم پایہ ہونے چاہئیں کیونکہ جب سبب ہی اس کا عدم تدوین حدیث ہے تو وہ سب کے لیے برابر ہے امام صاحب کی اس میں کیا خصوصیت ہے۔ لہٰذا امام صاحب کے جملہ معاصرین امام مالک، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام ابن جریج، امام لیث بن سعد، پر

یہی فتویٰ لگانا چاہیے بلکہ ائمہ معاصرین کیا سارے صحابہ وتابعین ہی کو حدیث سے بے بہرہ کہئے (معاذ اللہ) دوسری بات یہ ہے کہ عدم تدوین حدیث کا ڈھنڈورا پیٹنا بھی صحیح نہیں ہے۔ امام صاحب کے زمانے سے پہلے بھی بعض کتب احادیث مدون ہو چکی تھیں البتہ شریعت کی فقہی ابواب پر ترتیب کا سہرا امام صاحب ہی کے سر ہے اور اس شرف میں امام صاحب کا کوئی اور شریک وسہیم نہیں چنانچہ امام صدر الائمہ موفق بن احمد مکی لکھتے ہیں:

وابو حنيفة اولى من دون علم هذه الشريعة لم يسبقه احد ممن قبله.

(مناقب موفق ج۲ ص۱۳۶ طبع مصر)

ابوحنیفہ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اس علم شریعت کی تدوین کی۔

چنانچہ جب ہم دور صحابہ اور عہد تابعین کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو صحابہ وتابعین کے علم حدیث میں بہت سے نوشتوں کا اور صحیفوں کا ذکر پاتے ہیں۔ پہلی صدی کے آخر میں تو جو امام صاحب کے آغاز علم کا زمانہ ہے تدوین حدیث کا کام بڑے زور سے شروع تھا۔ خلیفہ عادل عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے جمع احادیث کے لیے جو حکم صادر فرمایا تھا امام بخاری نے اپنی صحیح میں ''کاتب العلم'' میں اس کا ذکر بایں الفاظ کیا ہے۔

وكتب عمر بن عبد العزيز الى ابى بكر بن حزم انظر ما كان من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكتبه لى فانى خشيت دروس العلم وذهاب العلماء. (صحيح بخارى باب كيف يقبض العلم)

اور عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم کو لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیثیں ہیں ان کو تلاش کر کے مجھے لکھو کیوں کہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے فنا ہو جانے کا خوف ہے۔

امام بخاری نے اسے اگرچہ تعلیقاً ذکر کیا ہے لیکن امام محمد نے موطا میں اس فرمان کو سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عمرؓ کی روایتیں اور دیگر قسم کی جو روایات بھی ہوں ان کے جمع کرنے کا بھی حکم مذکور ہے۔

اور حافظ ابونعیم اصفہانی تاریخ اصفہان میں یہ روایت کرتے ہیں:

کتب عمر بن عبدالعزیز ابی الآفاق انظروا حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجمعوه (ابن ماجه اور علم حدیث ص ۳۵۳)

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمام مملکت میں لکھ بھیجا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر کے جمع کرو۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قاضی صاحب موصوف (ابوبکر بن حزم) کو یہ بھی لکھا تھا کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن اور قاسم بن محمد کے پاس جو علم موجود ہے اس کو لکھ کر ان کے لیے بھیجیں۔ (ابن ماجہ علم حدیث ص ۱۵۳)

قاضی صاحب موصوف نے امیر المومنین کے حسب حکم حدیث میں متعدد کتابیں لکھیں لیکن افسوس ہے کہ جب قاضی صاحب کا یہ کارنامہ پایہ تکمیل کو پہنچا تو حضرت عمر بن عبد العزیز وفات پا چکے تھے۔

اس کے علاوہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کے دیگر علماء کو بھی احادیث جمع کرنے کا حکم فرمایا۔ مثلاً سالم بن عبداللہ، اسی طرح امام زہری کو بھی یہی حکم دیا تھا جن کے بارے میں خود حضرت عمر بن عبدالعزیز کی یہ شہادت ہے۔

لم یبق احد اعلم بسنة ماضية من الزهری.

(تذکرة الحفاظ ترجمه امام زهری)

گزشتہ سنت کا زہری سے بڑھ کر کوئی عالم باقی نہیں رہا۔

ان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خاص طور پر تدوین سنن پر مامور فرمایا تھا چنانچہ علامہ ابن عبدالبر جامع بیان العلم میں امام زہری کا بیان نقل کرتے ہیں۔

امرنا عمر بن عبد العزیز بجمع السنن فکتبنا ها دفترا دفترا فبعث الی کل ارض له علیها سلطان دفترا. (باب ذکر الرخصة فی کتاب العلم)

ہم کو عمر بن عبدالعزیز نے سنن کے جمع کرنے کا حکم دیا تو ہم نے دفتر کے دفتر لکھ ڈالے

اور پھرانہوں نے ہر اس سرزمین پر کہ جہاں ان کی حکومت تھی ایک دفتر بھیج دیا۔

امام زہری کے ان دفاتر کی ضخامت کا اندازہ لگانا ہو تو معمر کا حسب ذیل بیان پڑھیئے:

"پہلے ہم یوں سمجھتے تھے کہ ہم نے زہری سے بہت کچھ حاصل کیا لیکن جب ولید بن یزید قتل ہوا تو سرکاری خزانے سے زہری کے علمی دفاتر سواریوں پر بار کر کے لائے گئے۔

(تذکرۃ الحفاظ ترجمہ امام زہری)

امام زہری کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے قاضی ابوبکر بن حزم سے پہلے اس فن کی تدوین کی ہے کیوں کہ ان کی جمع کردہ کتابوں کی نقل حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں تمام ممالک محروسہ میں بھیج دی تھی۔ (ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۱۵۶)

ان مذکورہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں ان کے فرمان کے مطابق تدوین احادیث کا کام شروع ہو گیا تھا اور دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں تو تدوین علوم کا کام باقاعدہ طور پر شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ مؤلف صاحب خود ہی ص ۹۴ پر لکھتے ہیں:

(۲۳) تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر ص ۱۰۱ میں ہے کہ **شرح علماء الاسلام فی هذا العصر فی تدوین الحدیث والفقه والتفسیر فصنف ابن جریج بمکة ومالك المؤطا بالمدینة والاوزاعی بالشام وابن ابی عروبة وحماد بن سلمة وغیرهما بالبصرة ومعمر بالیمن وسفیان الثوری بالکوفة وصنف ابن اسحاق المغازی وصنف ابو حنیفة الفقه والرأی.**

(ترجمہ) اسی زمانہ میں علمائے اسلام نے حدیث وفقہ وتفسیر کا جمع کرنا شروع کیا، مکہ میں ابن جریج نے اور مدینہ میں امام مالک نے مؤطا لکھی اور شام میں اوزاعی نے اور بصرہ میں ابن ابی عروبہ اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے اور یمن میں معمر نے کوفہ میں سفیان ثوری نے اور ابن اسحاق نے مغازی تصنیف کی اور ابوحنیفہ نے فقہ ورائے تصنیف کیا۔

(مقدمہ حقیقۃ الفقہ ص ۹۴)

لیجیے یہ خود مؤلف کا اقرار ہے کہ علماء وقت تدوین احادیث میں امام ابو حنیفہ ہی کے دور میں مشغول تھے۔ مزید ملاحظہ ہو امام طحاوی نے بسند متصل اسد بن الفرات سے روایت کی ہے۔

کان اصحاب ابی حنیفة الذین دونوا الکتب اربعین رجلاً.

(جواھر المضیة ترجمه اسد بن عمر)

امام صاحب کے وہ شاگرد جنہوں نے تدوین کتب کا کام کیا چالیس تھے۔

تدوین کتب سے صرف فقہ ہی کی تدوین مراد نہیں بلکہ یہ کتب احادیث اور فقہ دونوں کی جامع تھیں فقہ کی تدوین کی بحث میں یہ بات تفصیل سے آئے گی۔

خود علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ کی تین مسانید کا مطالعہ کیا ہے۔

قد من الله تعالٰی علی بمطالعة مسانید الامام ابی حنیفة الثلاثة من نسخة صحیحة علیها خطوط الحفاظ آخرهم الحافظ الدمیاطی.

(میزان الکبریٰ ج۱ ص۵٦)

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ میں نے امام ابو حنیفہ کی تین مسانید کا مطالعہ کیا ہے جو انتہائی صحیح نسخے تھے اور ان پر حفاظ حدیث کی تحریرات تھیں جن میں آخری حافظ دمیاطی ہیں۔

اگر احادیث مدون ہی نہیں ہوئی تھیں تو امام صاحب کی یہ مسانید کہاں سے تیار ہو گئیں اور یہ صرف تین مسندیں ہی نہیں بلکہ امام صاحب کی مسانید کی تعداد سترہ تک پہنچتی ہے۔ اور پھر یہ بھی واضح ہے کہ اگر احادیث مدون بھی ہوں تو اس سے کسی کے محدث ہونے نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا مثال کے طور پر جب احادیث کی تدوین پورے طریقہ پر مکمل ہو چکی صحاح، جوامع، سنن وغیرہ کتابیں منظر عام پر آ گئیں تو اب یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص ہی محدث کہلانے لگ جائے بلکہ محدث صرف اسی کو کہا جائے گا کہ جو طلب حدیث میں لگے گا اور اس کی تحصیل میں توجہ اور کوشش سے کام لے گا پھر جب اس میں کمال پیدا کرے گا تو محدث کہا جائے گا۔

بالکل اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ احادیث مدون نہ ہوں تو محدثیت کا دروازہ ہی بند ہو

جائے امام صاحب کو کتنی حدیثیں یاد تھیں اور ان کے پاس کتنے صندوق احادیث کی یادداشتوں کے بھرے پڑے تھے اور روایت حدیث میں ان کی کیا شرائط تھیں یہ سب باتیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یہاں ذکر کرنا موجب اعادہ ہے۔

اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ امام صاحب کے زمانہ میں احادیث کے مدون نہ ہونے کے باعث آپ کے مذہب میں قیاس زیادہ ہوا اور اگر احادیث مدون ہو جائیں اور امام صاحب کو مل جاتیں تو قیاس کو چھوڑ دیتے تو پھر علامہ شعرانی کا یہ فرمانا کہ میں نے بغور امام ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں کے مذہب کا مطالعہ کیا ہے اور ہر مسئلہ کو کسی نہ کسی حدیث سے مستند فرمایا۔ اس کا کیا مطلب ہوگا سوائے اس کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ امام صاحب نے جتنے بھی مسائل کی تخریج کی وہ سب کے سب حجت شرعیہ سے ثابت ہیں تو یہ امام صاحب کی ناقابل انکار کرامت ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ امام صاحب کے مذہب میں کثرت قیاس کی یہ وجہ نہیں کہ ان کو احادیث نہیں پہنچی تھیں بلکہ واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب نے یہ دیکھ کر کہ قرآن و حدیث میں ہر مسئلہ جزی طور پر بیان نہیں کیا گیا اس لیے ہر زمانہ میں اس دور کے تقاضے اور تہذیب وتمدن کے بدلنے سے جو نئے نئے مسائل پیش آ سکتے ہیں ان کو قرآن وسنت کی روشنی میں حل کرنے کے لیے کچھ اصول اور ضوابط مقرر کیے جائیں کہ ان کو سامنے رکھ کر ادلہ شرعیہ سے ان مسائل کا استخراج واستنباط کیا جا سکے جو بعد میں پیش آ سکتے ہیں تاکہ بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے کوئی الجھن پیش نہ آئے جس کو ہم فقہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

یہ ہے اصل وجہ امام صاحب کے مذہب میں کثرت قیاس کی اور درحقیقت یہ قیاس خود قرآن پاک اور حدیث کی تفسیر ہی ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے بالکل سچ فرمایا۔

لا تقولوا رأی ابی حنیفة ولکن قولوا انه تفسیر الحدیث.

(مناقب موفق ج۲ ص۵۱)

(فقہ کو) امام ابوحنیفہ کی رائے نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ وہ حدیث ہی کی تفسیر ہے۔

(ماخوذ نصرۃ الفقہ)

﴿مولف کی دیگر کتب﴾

نمبر شمار	کتاب کا نام	قیمت
1	تحقیق حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ در مسئلہ رفع یدین	200
2	تحقیق حدیث حضرت علیؓ در مسئلہ رفع یدین	150
3	تحقیق حدیث حضرت ابوحمید الساعدیؓ در مسئلہ رفع یدین	150
4	تحقیق حدیث حضرت ابوہریرہؓ در مسئلہ رفع یدین	150
5	امام ابوحنیفہؒ اور حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ اول)	200
6	امام ابوحنیفہؒ اور حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ دوم)	300
7	ثنائیاتِ ابی حنیفہؒ	300
8	روایاتِ ابی حنیفہؒ (5 حصے)	300
9	دفاعِ ابی حنیفہؒ (علامہ ابنِ جوزی کے جواب میں)	300
10	ثقاہتِ ابی حنیفہؒ (ابن ابی حاتم رازی کے جواب میں)	150
11	عقائدِ ابی حنیفہؒ (محمد جوناگڑھی کی امام محمدی کے جواب میں)	150
12	جرأتِ ابی حنیفہؒ (ابومحمد خرم شہزاد کے رسالہ الصحیفہ کے جواب میں)	200
13	مناقبِ ابی حنیفہؒ (داؤد ارشد کے جواب میں)	200

ملنے کا پتہ

احسان خان

مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345 ،0332-8573411